عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۱۴

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

پانچ لاکھ تاتاری مسلمانوں نے آزادی حاصل کرلی

درآمد شدہ وزیرِ اعظم کی بیوی قادیانی ہے؟

اقدام سے پہلے تحقیق کر لیا کرو

فرانسیسی نوجوانوں میں اسلام کی مقبولیت

جانبدارانہ الیکشن کیلئے مرزائی سازشوں کا سدِ باب کرنا ہوگا

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اول

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانۃ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے چودھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چودھری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۲۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۰۰ روپے ڈاک خرچ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد ۱۲ | ۲۲ تا ۲۸ / ربیع الاول ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۰ / تا ۱۶ / ستمبر ۱۹۹۳ء | شمارہ : ۱۴

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبولؐ ۔۔۔۔ ۴

۲۔ کیا الیکشن ہوں گے؟ (اداریہ) ۔۔۔۔ ۵

۳۔ پانچ لاکھ تاتاری مسلمانوں نے آزادی حاصل کرلی ۔۔۔۔ ۶

۴۔ دین اسلام کا مزاج (آخری قسط) ۔۔۔۔ ۸

۵۔ فضائل جمعۃ المبارک ۔۔۔۔ ۱۰

۶۔ فرانسیسی نوجوانوں میں اسلام کی مقبولیت ۔۔۔۔ ۱۳

۷۔ اقدام سے پہلے تحقیق کرلیا کرو ۔۔۔۔ ۱۵

۸۔ وقت کی ضرورت۔ قنوت نازلہ ۔۔۔۔ ۱۷

۹۔ ورآمد شدہ وزیر اعظم کی بیوی قادیانی ہے ۔۔۔۔ ۱۸

۱۰۔ قادیانی ریشہ دوانیوں کا پس منظر ۔۔۔۔ ۲۱

۱۱۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔ ۲۳

۱۲۔ حضرت علامہ اقبال کا الہام ۔۔۔۔ ۲۷

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ویکلی ختم نبوت

الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اکاؤنٹ نمبر ۔۔۔۔ کراچی پاکستان ارسال کریں

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان

فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔۔ طابع: سید شاہد حسن ۔۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔۔ مقام اشاعت: ۱۴۲ بزرٹہ لائن کراچی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالحق تمنا، گلشن اقبال کراچی

ہے میری شاعری کا ہنر آپؐ کے لئے
لفظوں میں ڈھالتا ہوں گہر آپؐ کے لئے
ہو کاش وقف قلب و نظر آپؐ کے لئے
یوں طے ہو زندگی کا سفر آپؐ کے لئے
کیسے رکے سیاہی جہل آپؐ کے حضور
ہر موڑ پر کھڑی ہے سحر آپؐ کے لئے
دیکھا ہے فرط شوق نے جلوہ حضورؐ کا
اٹھی ہے چشم شوق جدھر آپؐ کے لئے
مقصود ہے طواف مدینہ بطور خاص
محو سفر ہیں شمس و قمر آپؐ کے لئے
جی چاہتا ہے اب نہ کھلے آنکھ تا بہ حشر
رکھوں بچا کے حسن نظر آپؐ کے لئے
تاریخ دے رہی ہے گواہی قرآن پر
علم آپؐ کے لئے ہے، خبر آپؐ کے لئے
ہر نقش، نقش گنبد خضرا ہے آج کل
ہر عہد اب ہے عہد سفر آپؐ کے لئے
طیبہ کی یاد بھی جو تمنا کو آگئی
پروانہ بن گئی ہے نظر آپؐ کے لئے

کیا الیکشن ہوں گے؟

غیر جانبدارانہ الیکشن کے لئے مرزائی سازشوں کا سدباب کرنا ہوگا

جب سے ایم ایم احمد قادیانی پاکستان میں آیا ہے اس وقت سے ہی ملک بحران کا شکار ہے۔ وہ ویسے ہی پاکستان نہیں آیا بلکہ باقاعدہ منصوبہ کے تحت پاکستان آیا ہے۔ یہ شخص امریکہ میں اپنی جماعت کا انچارج ہے۔ اس نے کچھ عرصہ قبل امریکہ کے شہر نیویارک میں جلسہ کیا تھا۔ جس میں اس نے بطور خاص تقریر کی۔ اسی جلسہ میں پاکستان کے خلاف منصوبہ بنایا گیا اور اسی منصوبے کے تحت یہ شخص پاکستان آیا لیکن یہاں آکر بھی یہ شخص نچلا نہیں بیٹھا اور سازشیں کرتا رہا۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ شخص یحییٰ خان کی مونچھ کا بال تھا۔ وہ جو ایک شرابی کبابی صدر تھا' اگر ہم یحییٰ خان اور ایم ایم احمد قادیانی کو پاکستان کے میر جعفر و صادق قرار دیں تو یہ بات غلط نہیں ہوگی کیونکہ انہی دونوں کی ملی بھگت سے سقوط مشرقی پاکستان کا واقعہ رونما ہوا۔

ایک وقت تو ایسا بھی آیا تھا کہ یحییٰ خان ایران کے دورے پر روانہ ہوا تو اسے اپنی جگہ قائم مقام صدر بنا گیا۔ لیکن صدارت کی کرسی سنبھالنے اور کرسی پر بیٹھنے کی بجائے اسپتال پہنچ گیا ورنہ اگر یہ منصب صدارت سنبھال لیتا تو آج پاکستان کا نام و نشان بھی دنیا کے نقشے پر موجود نہ ہوتا کیونکہ اس نے یحییٰ خان کو الگ کرکے منصب صدارت خود سنبھال لینا تھا۔

بعض سادہ لوح جدید تعلیم یافتہ اور بعض آفیسر عام طور پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ قادیانی محب وطن اور امن پسند ہیں لیکن قادیانی نہ محب وطن ہیں اور نہ ہی امن پسند۔ محب وطن تو اس لئے نہیں کہ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے اسی وقت سے سازشوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کا تو منصوبہ ہے کہ ہم پاکستان کو ختم کرکے پھر سے اکھنڈ ہندوستان بنا کر چھوڑیں گے۔ اس لئے کہ ان کے نام نہاد خلیفہ آنجہانی مرزا محمود کی پیشگوئی موجود ہے۔ جس کو قبل از وقت منصوبہ کا نام دیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر ملک تقسیم ہوگیا تو یہ تقسیم عارضی ہوگی اور ہم کوشش کریں گے کہ یہ دونوں دوبارہ متحد ہو جائیں یعنی اکھنڈ بھارت بن جائے۔ ایم ایم احمد نے سقوط مشرقی پاکستان میں جو کردار ادا کیا ہے یہ آنجہانی مرزا محمود کے قبل از وقت تیار کردہ منصوبہ کا حصہ ہے۔

اب اس کی پوری پوری کوشش ہوگی کہ کسی طرح باقی ماندہ پاکستان بھی ختم ہو جائے چنانچہ ایم ایم احمد قادیانی کی پاکستان آمد کا مقصد اور اس کی سرگرمیوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کیا عزائم رکھتا ہے۔ جس وقت وہ پاکستان آیا تو اخباری خبروں میں بتایا گیا کہ وہ اہم شخصیتوں سے ملاقات کے لئے یہاں آیا ہے۔ ملاقاتوں کا مقصد نہیں ظاہر کیا گیا تھا۔ بعد میں جب یہ خبر آئی کہ اس نے صدر اسحاق خان سے ملاقات کی ہے اور اس کے فوری بعد اسمبلی توڑ دی گئی ہے تو اس کی آمد کا مقصد واضح اور متعین ہوگیا۔ بعد ازاں معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچا جس نے اسمبلیاں بحال کردیں لیکن اس نے پھر بھی سازشیں جاری رکھیں اور اس نے نگران حکومت کا فارمولا پیش کیا۔ نگران وزیراعظم کے لئے معین قریشی کا نام بھی اس نے ہی پیش کیا۔

اسحاق خان اور ایم ایم احمد پرانے بیوروکریٹ اور گہرے دوست ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان آنے کے بعد ایم ایم احمد کا زیادہ وقت اسحاق خان کے پاس ہی گزرتا تھا اور یہ دونوں مل کر سازشوں کے تانے بانے بنتے رہتے تھے۔ آخر اس سازش کا نتیجہ یہ نکلا کہ امریکی شہریت رکھنے والے معین قریشی کو نگران وزیراعظم مقرر کردیا گیا۔ جس کی بیوی غیر مسلم اور بیٹی کا نکاح غیر مسلم سے ہوا ہے۔ ہمارے بار بار مطالبے کے باوجود بھی ابھی تک درآمد شدہ نگران وزیراعظم نے صفائی پیش کرنے کی زحمت گوارہ نہیں کی' جس کی وجہ سے ان کی حیثیت مشکوک سے مشکوک تر ہوتی جارہی ہے۔

بظاہر وزیراعظم صاحب بار بار یہ یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ ۶ اور ۹/ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو ہونے والے عام انتخابات غیر جانبدارانہ ہوں گے لیکن چونکہ ان کا پس پردہ مشیر ایم ایم احمد قادیانی ہے' اس لئے ہمیں یہ خطرہ ہے کہ بے دین عناصر کو الیکشن میں کامیاب کرانے کی کوشش کی جائے گی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی ۷۳ء کے آئین سے ان دفعات کو ختم کرانا چاہتے ہیں جن میں ۷۴ء کی ترامیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور یہ مسئلہ اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے جب یہاں لادین اور سیکولر ذہن رکھنے والے عناصر کامیاب ہوں۔

ایک اور خطرہ بھی سر پہ منڈلا رہا ہے اور وہ ہے پاکستان پر ہندوستان کے حملے کا۔ اس وقت ہندوستان نے خطرناک اسلحہ سے لیس کرکے اپنی فوجوں کو پاکستانی سرحدات پر متعین کردیا ہے۔ قادیانیوں کا مرکز ہندوستان ہے۔ جس کا حصول ان کی اولین کوشش ہے۔ وہاں کی حکومت سے ان کے تعلقات بھی ڈھکے چھپے نہیں۔ اگر ایسا ہوا تو اس کے پس پردہ بھی قادیانی سازش کارفرما ہوگی۔ تاہم متوقع حملے سے الیکشن کے التواء کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال موجودہ صورتحال سے قادیانی پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

تحریر۔ مولانا محمد جمیل خان

ماسکو میں

پانچ لاکھ تاتاری مسلمانوں نے مذہبی آزادی حاصل کرلی

ماسکو جس کا کریملن مسلمانوں کا ایمان کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھا

ماسکو جس نے اسی (۸۰) سال تک وسطی ایشیاء میں قرآن مجید پہنچنے نہیں دیا

ماسکو کا نام اب بھی عام مسلمان کے لئے دہشت اور بربریت کی علامت ہے اور آزادی کے باوجود اس نام کو سن کر ایک مرتبہ اس پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے اور نفرت اور حقارت سے اس کے چہرے کے اثرات اور منہ کا مزہ بدل جاتا ہے۔ آزاد مسلم ریاستوں کا ایک ادنیٰ مسلمان یہودیوں سے اتنی نفرت نہیں کرتا ہو گا جتنی اس کو ماسکو اور اس ملک کے سرکردہ لوگوں سے نفرت ہے۔

ماسکو۔ جس نے اسی (۸۰) سال مسلمانوں کو مٹانے کی ہر ممکن جدوجہد کی۔

ماسکو۔ جس کے حکمرانوں نے ایک کروڑ سے زائد مسلمانوں کو شہید کیا۔

ماسکو۔ جس کا کریملن مسلمانوں کا ایمان کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔

ماسکو۔ جس نے اپنے تئیں (نعوذ باللہ) مسلمانوں کے خدا کو مٹانے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا۔

ماسکو۔ جس نے اسی (۸۰) سال وسطی ایشیاء میں قرآن مجید پہنچنے نہیں دیا۔

ماسکو۔ جس نے امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور امام ترمذیؒ کے مرکزوں کو بانجھ کردیا۔

ماسکو۔ جس نے بھائی کو بھائی کے لئے، باپ کو بیٹے کے لئے، بیوی کو شوہر کے لئے جاسوس بنادیا۔

ماسکو۔ جہاں لینن، اسٹالن کے خلاف تصور کرنا بھی موت کے مترادف تھا۔

ماسکو۔ جو اسی (۸۰) سال تک دنیا بھر کو سپر طاقت کے نشہ میں قبضہ میں لینے کا خواب دیکھتا رہا۔

اس خواب کی تکمیل میں اس کو طاقت کی بناء پر بلغاریہ، یوگوسلاویہ، کوریا، مشرقی جرمنی، فلپائن وغیرہ پر خاص رکاوٹ نہیں ہوئی۔ لیکن یہ عزم لے کر وہ افغانستان میں داخل ہوا کہ چند گھنٹوں میں وہ افغانستان پر قابض ہو گا اور پھر مشرق وسطی تک اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں۔ پھر گرم پانی اور بحیرہ عرب اس کی ملکیت اور دنیا کے ایک بڑے حصے پر لینن اور اسٹالن کا جھنڈا لہرائے گا۔ لیکن چند گھنٹوں کے قبضہ کے خواب پہلے چودہ سالہ لڑائی اور پھر شکست کے بعد خود سپر طاقت روس کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا سبب بن گیا۔ دنیا نے دیکھا کہ دنیا کے نقشہ سے سوویت یونین کے بجائے روس، ازبکستان، قازقستان، ترکمانستان، مرغزستان وغیرہ ممالک شامل ہو گئے۔ لینن، اسٹالن کے مجسمے گر گئے اور کئی ریاستوں میں اسلامی جھنڈے لہرانے لگے۔ اذانوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ مساجد اور مدارس قائم ہوگئے اور ماسکو جہاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا نام لینا جرم تھا اور لینن اسٹالن کو خدا کا درجہ دیا ہوا تھا دنیا کی آنکھوں نے دیکھا کہ کریملن کے سامنے جہاں اب تک لینن کی حنوط شدہ لاش عبرت کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ اس کا مجسمہ کرینوں کے ذریعہ بپھرے ہوئے لوگوں نے گرایا۔ اور بالآخر ماسکو، منکرین خدا، منکرین دین و مذہب، لینن و اسٹالن کے چنگل سے آزاد ہوگیا اور دنیا کے لوگوں کو موقع ملا کہ وہ ماسکو کو آزاد فضاء میں دیکھ سکیں۔ اس کے معاشرے اور ماحول کا تجزیہ کرسکیں۔ دنیا کو حاصل کرنے اور دنیاوی ترقی کی بلندیوں کو پانے کے زعم میں خدا کے وجود سے انکار کرنے کا روس اور ماسکو کو کیا تحفہ ملا۔ اس کا صحیح اندازہ تو اس وقت ممکن ہے جب انسان خود اس معاشرہ کا مشاہدہ کرے البتہ اس معاشرے کی ایک جھلک دکھائی جاسکتی ہے تاکہ مسلم معاشرہ اور لادین معاشرہ کے درمیان موازنہ کیا جاسکے۔

سوویت یونین نے زیادہ تر تو مسلم آبادیوں پر قبضہ کیا تھا لیکن ماسکو کی صورت حال سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ یورپ کی قربت کی بناء پر ماسکو کا شہری علاقہ زیادہ تر عیسائی آبادی پر مشتمل تھا البتہ مضافاتی علاقوں میں تاتاری مسلمان قیام پذیر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ماسکو شہر میں گرجوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جگہ جگہ بڑے بڑے گرجا گھر نظر آتے ہیں۔ جن میں سے اکثر بند ہیں لیکن بہت خوبصورت انداز میں بنے ہوئے ہیں۔ کریملن کے مرکزی دروازے کے عین سامنے ایک بڑا خوبصورت گرجا گھر بنا ہوا ہے۔

تاشقند سے بذریعہ ریل ۶۰ گھنٹے کا ماسکو کا سفر ہے جبکہ ہوائی جہاز میں یہ مسافت چار گھنٹہ میں طے ہوتی ہے۔ ازبکستان اور روس کے درمیان قازقستان حائل ہے جس میں تقریباً ۲۸ گھنٹے تک ریل اپنی مسافت طے کرتی ہے۔ ازبکستان اور قازقستان کا زیادہ تر علاقہ زرعی ہے۔ روئی اور پھل اس علاقے میں کثرت سے کاشت ہوتے ہیں۔ روس شروع ہوتے ہی (جس کی مسافت قازقستان کی سرحد سے ماسکو تک ۳۲ گھنٹے سے زائد ہے) پھل اور درختوں کے بجائے بڑے بڑے بے ثمر درختوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جس سے سوائے لکڑی کے اور کچھ نہیں حاصل ہوتا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ روس نے اپنے علاقے میں لوگوں کو پھلوں سے بھی محروم رکھا اور اس درختوں سے اس کی منفعت صرف لکڑی حاصل کرنا تھا۔ ماسکو ریلوے اسٹیشن بہت بڑا اور پرانے طرز کا بنا ہوا ہے۔ جس میں اطراف سے آنے والی ریل گاڑیوں کے لئے بے شمار پلیٹ فارم بنے ہوئے ہیں۔ سرد علاقہ ہونے کی بناء پر پورا ریلوے اسٹیشن مسقف (چھت والا) ہے۔ یورپ کی طرح خوبصورت نہیں ہے بلکہ ضرورت کے نظریہ کے تحت تعمیر کیا گیا ہے۔ ریلوے اسٹیشن میں حد سے زیادہ رش نظر آیا۔

ماسکو کے مضافات اور خود ماسکو شہر میں مسلم ریاستوں کی طرح بڑے بڑے وسیع مکانات نہیں بلکہ مضافات میں زرعی زمینوں کے ساتھ بھی جو مکانات بنے ہوئے ہیں وہ بہت چھوٹے اور لکڑیوں کے بنے ہوئے ہیں۔ ماسکو شہر میں زیادہ تر فلیٹ طرز کی رہائش ہے اور فلیٹ بھی زیادہ تر دو بیڈ روم کے ہیں۔ آبادیوں کے مقابلہ میں ماسکو شہری سہولتوں سے محروم ہیں۔ مسلم آبادیوں میں بڑے بڑے مکانات ہیں۔ ہر مکان کے ساتھ اکثر چھوٹا سا باغ ہے۔ ورنہ گھروں میں تمام پھلوں کے درخت ہیں۔ مسلم ریاستوں کے بازار بھی اشیاء سے بھرے ہوئے ہیں۔ قطار کا دستور مسلم ریاستوں میں بھی ہے لیکن مسلمانوں کی کثرت کی بناء پر طویل قطاریں نظر نہیں آتیں۔ کاروبار کی اجازت کے بعد ان علاقوں کے بازار بھی بھرے ہوئے ہیں اور فروخت کرنے والوں کا کاروبار نسبتاً" بڑا اور وسیع ہے جبکہ ماسکو شہر میں چیزوں کا فقدان ہے۔ بڑے بڑے سرکاری اسٹوروں میں سامان فروخت ہوتا ہے لیکن اس کے لئے جگہ جگہ طویل قطاریں نظر آتی ہیں۔ خصوصاً" روٹی اور خورد ونوش کے سامان میں بھی بہت زیادہ ہجوم ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ روٹی کے حصول کے لئے ایک گھنٹہ سے زائد صرف کرنا پڑتا ہے۔ آلو کے سرکاری ٹرک مختلف مضافات میں سرکاری نرخ پر آلو فروخت کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض دوسری ضروریات زندگی کی اشیاء بھی فروخت کی جاتی ہیں۔ ان اشیاء پر بہت زیادہ ہجوم ہوتا ہے۔ بعض لوگ ان ٹرکوں سے زائد چیزیں خرید کر پھر ان کو بس اسٹاپ یا انڈر گراؤنڈ ریلوے اسٹیشن کے باہر فروخت کردیتے ہیں۔ ابھی تک ماسکو میں صرف اپنی ذاتی چیز فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ بعض عورتیں خصوصاً" بوڑھیاں اپنے گھروں میں پیاز یا پودینا اگاتی ہیں یا منڈی سے خرید کر لاتی ہیں۔ ان کو وہ فروخت کرتی ہیں تاکہ کچھ گزارا ہوسکے۔ عام طور پر گھر کی عورتیں بھی مردوں کی طرح لازمی کام کرتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ اگر گھر کے تمام افراد مل کر کام نہ کریں تو گھر کا گزارا مشکل ہے۔ آج کل ایک ڈالر میں ۱۲ سو سے زائد روبل دستیاب تھے۔ بس' ٹرام اور میٹرو (انڈر گراؤنڈ ریل) کا انتظام کافی بہتر ہے لیکن رش بہت زیادہ ہے۔ میٹرو انگلینڈ کے مقابلے میں یقیناً" بہتر ہے کشادہ ہے لیکن آواز بہت زیادہ ہے جبکہ انگلینڈ کی میٹرو میں آواز نہیں ہے۔ ریلوے اسٹیشن بھی انگلینڈ کے مقابلے میں خوبصورت اور کشادہ ہیں۔ ۹ سے زائد مختلف لائنیں ہیں۔ ماسکو شہر کے چاروں طرف دریا گزرتا ہے جس سے شہر کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سڑکیں کافی کشادہ اور سرسبز ہیں۔

ماسکو میں پانچ لاکھ کے قریب مسلمان رہائش پذیر ہیں۔ تین سال قبل تک ان کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی بالکل آزادی نہیں تھی۔ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد اب روس میں ایک طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہوگئی ہے۔ لیکن مسلمانوں کے ساتھ اب بھی زیادہ فراخدلانہ رویہ نہیں۔ اس وقت تک ماسکو میں دو مسجدیں بنانے کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک مسجد جامع مسجد ماسکو ہے جو گورباچوف کے آخری دور میں شروع ہوگئی تھی۔ اس مسجد کو مرکزیت حاصل ہے اور سرکاری طور پر بھی اگر مسلمان حکمران یا وفود کو نماز کی ادائیگی کے لئے لایا جاتا ہے تو اس مسجد میں لایا جاتا ہے۔ گویا اس مسجد کی حیثیت ایک طرح سے سرکاری مسجد کی ہے۔ اس کے ساتھ اسلامک سینٹر بھی ہے۔ اس مسجد کے خطیب اور اسلامک سینٹر کے ڈائریکٹر شیخ راول عین الدین ہیں۔ اس کے نائب صدر ایک دور میں پاکستان کا دورہ بھی کرچکے ہیں۔ بہترین عربی زبان جانتے ہیں اور منظم انداز میں مسلمانوں کے لئے کام کررہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کے ارکان ممتاز اسکالر و مصنف ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا محمد عاصم' قاری عتیق الرحمان سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ الحمدللہ اب ماسکو میں ہم نے بڑی جدوجہد کے بعد مذہبی آزادی حاصل کرلی ہے۔ سوویت یونین کے دور میں بھی ہم نے اپنے مذہب اور دین کو نہیں چھوڑا تھا۔ خفیہ طور پر ہم مسلمان ہی تھے لیکن اس کا اظہار نہیں کرسکتے تھے۔ ہمارے یہاں بچوں کے کانوں میں اذان دی جاتی تھی اور نام اسلامی طرز پر رکھے جاتے تھے۔ نکاح اور جنازہ کا طریقہ بھی اسلامی تھا لیکن ہم نہ اذان دے سکتے تھے اور نہ ہی مسجدیں بنا سکتے تھے۔ جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی ناممکن تھی۔ حلال گوشت کا تصور نہیں۔ لیکن جب لینن اور اسٹالن کا بھوت اترا اور اظہار کا معمولی سا موقع ملا تو ہم مسلمانوں نے واضح طور پر اعلان کردیا کہ ہم مسلمان ہیں اور ہم نے اپنی آزادی کی جدوجہد شروع کردی۔ ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ تاتارستان کو بھی آزادی دی جائے۔ ہم مسلمان ماسکو میں آزادانہ مسلم زندگی گزار رہے ہیں۔ پہلے صرف یہی ایک مسجد تھی اس کے ساتھ ہم بہت بڑا مدرسہ تعمیر کررہے ہیں۔ مسلمانوں کی جدوجہد سے الحمدللہ ایک اور مسجد بھی بن گئی ہے جس کا نام "تاریخی جامع مسجد" ہے اس کے خطیب شیخ محمود ہیں۔ ان دونوں مسجدوں میں نکاح کا انتظام کیا گیا ہے۔ مسلمان بچوں کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ پہلے ہم خفیہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اب ہم علی الاعلان قرآن مجید کی تعلیم دیتے ہیں۔ حلال گوشت کا ہم نے انتظام کیا ہے۔ دونوں مسجدوں اور بعض خاص دکانوں میں اب حلال گوشت فروخت کیا جاتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کی درخواست پر شیخ نے ماسکو' لینن گراڈ' داغستان' مشکورستان' تاتارستان' آذربائی جان' جارجیا' یوکرین میں ۹۰ ہزار قرآن مجید تقسیم کرنے کی ذمہ داری قبول کی۔ یہ قرآن مجید عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ماسکو میں طبع کرائے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن مجید ترکمانستان' قازقستان' قرغستان اور دیگر مسلم ریاستوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ موجودہ مسجدوں کے علاوہ کوشش ہورہی ہے کہ مزید مسجدیں قائم کی جائیں کیونکہ پانچ لاکھ مسلمانوں کے لئے یہ مسجدیں ناکافی ہیں۔ لیکن ابھی تک حکومت نے مزید مسجدیں تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ امام صاحب نے شکوہ کیا کہ پاکستان اور سعودی عرب اور دیگر مسلم ریاستوں کا سفارتی عملہ جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتا۔ صرف ایران (مستقل طور پر) اور ترکی کے سفیر وغیرہ جمعہ میں آجاتے ہیں۔ اگر یہ سفراء جمعہ کے دن مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کریں تو اس سے ان کمزور مسلمانوں کو بہت حوصلہ ہوگا اور ان کی ہمتیں بڑھیں گی۔ مسلمانوں کے مطالبہ پر جمعرات کے دن ریڈیو نے مقامی سطح پر تاتاری مسلمانوں کے لئے مذہبی پروگرام مخصوص کئے ہیں۔ اس میں قرآن مجید' احادیث نبویہ' اور فقہی مسائل پیش کئے جاتے ہیں۔ جمعہ کی نماز میں یہ مسجدیں باہر تک مسلمانوں سے بھرجاتی ہیں اور لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی ادائیگی ہوتی ہے۔ امام صاحب نے بتایا کہ تبلیغی جماعت اس علاقہ میں کافی کام کررہی ہے لیکن ضرورت ہے کہ اور زیادہ جماعتیں آئیں اور ان ملکوں خصوصاً" ماسکو اور لینن گراڈ روانہ کی جائیں۔ اس وقت بھی پشاور اور مصر کی دو جماعتیں ماسکو کی مسجدوں میں تبلیغی کام میں مصروف تھیں۔

ماسکو جس کی دہشت اور خوف افغان مجاہدوں نے دنیا سے ختم کردیا۔ آج وہاں کے مسلمان اور مسلم ریاستوں کے مسلمانوں کی نگاہیں عالم اسلام کی طرف ہیں۔ اسی (۸۰) سال میں ان کا ماحول اور معاشرہ بالکل بدل گیا ہے۔ ان کے اپنے دعویٰ کے علاوہ کسی طور پر وہ دیکھنے میں مسلمان نظر نہیں آتے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنے ایمان اور دین کو محفوظ رکھا۔ مسلم ممالک ان کی دینی تربیت اور دینی تعلیم اور اقتصادی معاونت کے لئے کیا کریں گے یہ بہت اہم سوال ہے۔ اگر آج مسلم حکمرانوں نے ان علاقوں کے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کی تو کل دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اس وقت ان کی سب سے زیادہ ضرورت دینی راہنمائی اور اقتصادی و معاشی بحالی کی ہے۔ مساجد اور مدارس کا قیام' صحیح اور دیانت دار تجارت کا فروغ ان مسلم ممالک کو مستحکم کرے گا۔ مسلم حکمرانوں' مسلم تاجروں اور علماء کرام اور مشائخ عظام کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے۔ (یعنی ایسی بات جس کا اخفاء وہ پسند کرتا ہے) اور پھر وہ چلا جائے تو وہ امانت ہے۔ (یعنی سننے والے کے لئے امانت کی مانند ہے اور اس بات کی حفاظت امانت کی طرح کرنا چاہئے۔) (ترمذی)

آخری قسط

از: مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

دین اسلام کا مزاج اور اس کی نمایاں خصوصیت

قرآن کریم دعوت و تبلیغ اور جہد و جہاد کے میدان میں کام کرنے والوں کو یہ تعلیم دیتا اور یہ آداب سکھاتا ہے

ERNEST DE BUNSEN اپنی کتاب ISLAM OR TRUE CHRISTIANITY میں لکھتا ہے:-

"جس عقیدہ اور نظام کا ذکر ہمیں انجیل میں ملتا ہے، اس کی دعوت حضرت مسیحؑ نے اپنے قول و عمل سے کبھی نہیں دی تھی، اس وقت عیسائیوں اور یہودیوں و مسلمانوں کے درمیان جو نزاع قائم ہے، اس کی ذمہ داری حضرت مسیحؑ کے سر نہیں ہے. بلکہ یہ سب اسی یہودی، عیسائی بے دین پال کا کرشمہ ہے، نیز صحف مقدسہ کی تمثیل و تجسیم کے طریقہ پر تشریح اور ان صحیفوں کو پیش گوئیوں اور مثالوں سے بھر دینے کا نتیجہ ہے. پال نے اسٹیفن (STEPHEN) کی تقلید میں جو مذہب الیسانی (ESSENIO) کا داعی ہے. حضرت مسیحؑ کے ساتھ بہت سی بودھ رسوم وابستہ کر دیں، آج انجیل میں جو متضاد کہانیاں اور واقعات ملتے ہیں اور جو حضرت مسیحؑ کو ان کے مرتبہ سے فروتر شکل میں پیش کرتے ہیں، وہ سب پال کے وضع کئے ہوئے ہیں. حضرت مسیحؑ نے نہیں، بلکہ پال اور ان کے بعد آنیوالے پادریوں اور راہبوں نے اس سارے عقیدہ و نظام کو مرتب کیا ہے جس کو آرتھوڈکس مسیحی دنیا نے اٹھارہ صدیوں سے اپنے عقیدہ کی اساس قرار دے رکھا ہے۔

(ISLAM OR TRUE CHRISTIANITY P. 12)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔

ترجمہ: بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اتاری ہے اور ہمیں اس کے نگہبان ہیں فضل و احسان جتانے کے ایسے خصوصی موقع پر اور حفاظت کے وعدہ کے ایسے صریح اعلان میں اس کے مطالب کا فہم، ان کی تشریح، اس کی تعلیمات پر عمل اور زندگی میں ان کا انطباق بھی قدرۃً شامل ہو جاتا ہے اور ایسی کتاب کی کیا قدر و قیمت اور منزلت ہو سکتی ہے، جو مدت تک فہم کے لحاظ سے چیستان اور عمل کے لحاظ سے معطّل اور متروک رہے؟ خود عربی زبان کا بلیغ لفظ "حفظ"، جس کا وانا لہ لحفظون میں وعدہ کیا گیا ہے، بڑے وسیع آفاق اور عمیق معانی رکھتا ہے. پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ فرمایا گیا:-

ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ ثم ان علینا بیانہ

(سورۃ القیمۃ ۱۶ - ۱۸/۱۹)

ترجمہ: اس (قرآن) کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے، جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم (اس کو سنا کرو) پھر اسی طرح پڑھو پھر (اس کے معنی) کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے:-

پھر وہ دینیں بھی قابل اعتماد نہیں جس پر صرف چند مختصر وقفوں میں (جن کے درمیان ایسے وسیع اور گہرے خلا رہے ہیں، جن میں تاریکی اور ظلمت چھائی رہی) عمل کیا گیا. وہ درخت جو ایک طویل اور بہتر سے بہتر موسم پانے کے باوجود پھل نہ دے قابل التفات و اعتماد نہیں ہو سکتا اور اس پر:-

تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔

(وہ درخت ہر زمانے میں اپنے رب کی اجازت سے پھل دیتا ہے. (سورۃ ابراہیم ۲۵)

کی قرآنی مثال صادق نہیں آسکتی. پھر یہ امت صرف امتِ دعوت اور اس کتاب آسمانی و پیغام الٰہی کے مخاطب ہی نہیں، وہ اس دین و پیغام کی حامل، اس کو دنیا میں پھیلانے. اس کی تفہیم و تشریح کرنے. اس پر عمل کی دعوت دینے اور خود اس کا نمونہ بننے کی ذمہ دار ہے. اس لئے اس کا فہم کتاب ایسی ایک قوم کی فہم سے زیادہ ہونا چاہئے جس کی صرف خصوصیت

یہ ہے کہ اس کی زبان میں یہ کتاب اُتری ہے۔

(۹) آخری بات یہ ہے کہ اسلام کو ایک معاون فضا بلکہ زیادہ واضح اور محتاط الفاظ میں ایک مناسب موسم اور متعین درجۂ حرارت و برودت (TEMPERATURE) کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ ایک زندہ انسانی دین ہے۔ وہ کوئی معقول و نظریاتی فلسفہ نہیں جو صرف دماغ کے کسی خانہ یا کتب خانہ کے کسی گوشہ میں موجود و محفوظ ہے۔ وہ بیک وقت عقیدہ و عمل، سیرت و اخلاق، جذبات و احساسات اور ذوق کے مجموعہ کا نام ہے۔ وہ انسان کو نئے سانچہ میں ڈھالتا اور زندگی کو نئے رنگ میں رنگتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو صبغۃ اللہ کی صفت سے یاد فرماتا ہے۔ صبغۃ ایک رنگ، امتیازی نشان اور چھاپ ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں زیادہ حساس (SENSITIVE) واقع ہوا ہے۔ اس کے متعین و معروف حدود ہیں جن سے کوئی مسلمان تجاوز نہیں کر سکتا۔ کسی دوسرے مذہب میں ارتداد کا وہ واضح مفہوم پایا جاتا ہے، نہ اس کی وہ شناعت و قباحت ہے جو اسلامی شریعت اور اسلامی تصور میں پائی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور ارشادات و ہدایات، آپ کا اسوۂ مبارکہ و سنت (عقائد و عبادات سے لے کر اخلاق و معاملات اور احساسات و جذبات تک) دین کے لئے وہ فضا اور ماحول مہیا کرتے ہیں، جس میں دین کا پودا سرسبز اور بار آور ہوتا ہے۔ کیونکہ دینی زندگی کے تمام شرائط و صفات (نمو و حرکت، اہتزاز و فروغ، نفرت و کراہیت، احساسِ برتری و فخر) کا مجموعہ ہے، اس لئے وہ پیغمبر کے جذبات و احساسات اور اس کی زندگی کے واقعات اور عملی مثالوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور اس کا بہترین مجموعہ احادیثِ صحیحہ اور محفوظ و مدوّن سنتِ نبوی ہے۔ دین ایک مثالی اور معیاری ماحول کی نظیر کے بغیر زندہ و شاداب نہیں رہ سکتا۔ اور یہ ماحول حدیثِ نبوی کے ذریعہ محفوظ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کے ساتھ ساتھ حاملِ قرآن کے صحیفۂ حیات کی بھی حفاظت فرمائی۔ اسی کی بدولت حیاتِ طیبہ کی فیض رسانی اور حیات بخشی کا امتداد و تسلسل اس وقت تک باقی ہے۔

اسی کے نتیجہ میں علمائے امت معروف و منکر، سنت و بدعت اور اسلام و جاہلیت میں ہر دور میں فرق کرنے کے قابل ہوئے اور ان کے پاس بیرومیٹر (BAROMETER) (ہوا کا دباؤ ناپنے کا آلہ) رہا، جس سے وہ اپنے دور کے مسلمان معاشرہ کے اصل اسلامی عقیدہ و عمل سے بُعد و انحراف کی پیمائش کرتے رہے، وہ امت کے دینی محاسبہ کا عمل جاری اور اصلی دین کی دعوت کے فریضہ کو ہر دور میں قائم اور باقی رکھ سکے، سنت و حدیث کے یہ مجموعے (جن میں صحاح ستہ ممتاز و معروف ہیں)

(یعنی صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابو داؤد، جامع ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، امام مالکؒ کی مؤطا بھی اسی درجہ کی کتابوں میں ہے)

اور ان کے درس و تدریس، نشر و اشاعت کا شغولیت اور مواقع ہمیشہ اصلاح و تجدید اور امتِ اسلامیہ میں صحیح اسلامی فکر کا سرچشمہ رہے ہیں انہیں کی مدد سے اصلاح کا بیڑہ اٹھانے والوں نے تاریخ کے مختلف دوروں میں شرک و بدعت اور رسوم جاہلیت کے تردید و مخالفت اور سنت کی اشاعت و ترویج کا جھنڈا بلند کیا۔ اسی ذخیرہ نے علمائے دین اور اہلِ شعور کو شرو فساد اور بدعات و ضلالت کی طاقتوں اور تحریکوں سے پنجہ آزمائی کرنے اور ان کے مقابلہ میں کفن بردوش ہو کر صف آرا ہو جانے پر آمادہ کیا۔ اور تاریخ کی شہادت ہے کہ اس میں اصلاح و تجدید کی تاریخ علم و حدیث سے واقفیت و اشتغال اور سنت کی محبت و حمایت سے وابستہ و مربوط ہے۔ جب بھی حدیث و سنت کی کتابوں سے علمی حلقوں کے تعلق و واقفیت میں کمی آئی اور دوسرے علوم و فنون میں ان کا انہماک بڑھا، مسلم معاشرہ، اہلِ صلاح و اہلِ کمال کی موجودگی میں نئی نئی بدعات، جاہلی و عجمی رسم و رواج، غیر مسلموں کے اختلاط اور مذاہبِ غیر کے اثرات کا شکار ہو گیا ہے اور کبھی کبھی یہ اندیشہ پیدا ہونے لگا کہ وہ جاہلی معاشرہ کا دوسرا ایڈیشن اور اس کا مکمل عکس نہ بن جائے۔

یہ ہے دین کا وہ مزاج اور اس کے امتیازی صفات اور نمایاں خط و خال جن سے دین کی اس شخصیت کی نمو اور بقاء ہے جو اس کو دوسرے مذاہب اور فلسفوں سے ممتاز کرتی ہے۔ ایک مسلمان کو اس سے واقف بھی ہونا چاہئے اور اس کے بارے میں اس کے اندر شدید غیرت و حمیت بھی پائی جانی چاہئے۔ اسی کے ذریعہ ہم ہر دور میں حق و باطل کی آویزش، نیز آمیزش میں (جو بعض اوقات آویزش سے بھی زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے) دینِ صحیح کی صراطِ مستقیم پر قائم بھی رہ سکتے ہیں اور اسی کی خدمت و حفاظت کی سعادت و توفیق بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

ختم شد

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ بیمار نہ ہوں۔ اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز بیمار ہو تو دواؤں کے لئے آپ ہمارے میڈیکل کی دواؤں پر اعتماد کر سکتے ہیں۔

عزیز میڈیکوز

یو اے-۱۰، سی بریز میڈیکل کمپلیکس
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر: ۷۷۸۰۸۸۴

ارشادات عالیہ۔ قاری محمد طیب قاسمی ترتیب۔ حافظ محمد اقبال

فضائلِ جمعۃ المبارک

جمعۃ المبارک کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ درحقیقت نمونہ ہے حق تعالیٰ کے دربار کا

بزرگان محترم! یہ ایک مبارک دن ہے جس میں آپ اور ہم اس مقدس مقام میں جمع ہیں جس کو جامع مسجد کہا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ نے تمام ایام میں اس دن کو اپنے لئے منتخب فرمایا اور اپنی عادت کریمہ قرآن کریم میں یہ ظاہر فرمائی۔

"تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پیدا کی ہوئی چیزوں میں جس چیز کو چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کرلیتا ہے۔"

زمینوں میں سے اوپر کی زمین اپنے لئے منتخب کی۔ اپنے انبیاء و رسول اس میں بھیجے۔ آسمانوں میں آسمان ہفتم اپنے لئے منتخب کیا تو اس پر جنتوں کی تعمیر اٹھائی۔ اسی طرح سے مختلف چیزوں میں جو اس کی مخلوقات ہیں اپنے لئے ایک مخلوق کو منتخب کیا۔ انبیاء علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش منتخب فرمائے۔ ان میں سے تین سو تیرہ کو منتخب کیا۔ تین سو تیرہ میں سے پھر پانچ کو منتخب کیا جو اولوالعزم ہیں اور ان پانچ میں سے پھر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے منتخب کیا جیسے اس کے یہاں تخلیق کا سلسلہ ہے ویسے ہی انتخاب کا سلسلہ بھی ہے۔

خصوصیت جمعہ

ہفتے میں اللہ نے سات دن بنائے۔ ان میں سے جمعہ کو اپنے لئے منتخب کیا اور اس کو عظمت و بزرگی اور فضیلت دی۔ یہ جمعہ کا لفظ' اس کا مادہ ہے جمع سے جمع کرنا تو اس دن کی خاصیت یہ رکھی کہ یہ جمع کرنے کا دن ہے۔ بکھری ہوئی چیزوں کو جمع کردینا۔ منتشر چیزوں کو مجتمع بنادینا۔ یہ جمعہ کی خاصیت رکھی گئی۔

حدیث میں فرمایا گیا کہ جمعہ کا دن تھا کہ جس میں حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کو جمع کیا۔ ملائکہ سے فرمایا کہ ہر خطے سے مٹی لے کر مجتمع کرو۔ اس سے ہم اپنا نائب بنانے والے ہیں تو ہر خطہ زمین میں سے کچھ اجزاء مٹی کا لے کر اس کا ایک مجموعہ بنایا گیا۔ اس سے آدم علیہ السلام کا پتلا تیار کیا گیا۔

"یہی دن تھا جس میں آدم علیہ السلام کی تخلیق اور آدم کی مٹی جمع کی گئی۔"

پھر یہی دن تھا کہ جس میں حضرت علیہ السلام پیدا کئے گئے گویا جمعہ کو جو آخری حصہ ہے عصر سے لے کر مغرب تک اور اس میں بھی جو آخری ساعت ہے اس میں حضرت آدم پیدا ہوئے ان سے پہلے زمین بچھا دی گئی۔ آسمان مرتب کردیئے گئے۔ تمام مخلوقات جمع کردی گئی۔ اصل مہمان کا انتظار تھا جس کے لئے یہ دنیا بنائی گئی تو اخیر میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور ان کے لئے فرمایا گیا کہ۔

"یہ ساری دنیا تمہارے لئے ہے اور تم ہو آخرت کے لئے۔"

تم صرف دنیاوی انسان نہیں بنائے گئے کہ دنیا میں رہ کر یہیں ختم ہوجاؤ۔ دنیا ایک رہ گزر ہے منزل تمہاری آخرت ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی بھی اسی دن جمع کی گئی' پیدائش بھی اسی دن میں ہوئی اور آسمان سے اتارے بھی گئے اسی دن میں۔ دنیا میں آئے تو اولاد کا سلسلہ شروع ہوا۔ وہ ایک عظیم اجتماع ہوگیا۔ اربوں کھربوں انسان جمع ہوگئے۔ اس میں بھی وہی جمعیت کا مادہ رہا جمع کرنے کا۔

قیامت قائم ہوگی وہ بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔ وہ ایک عظیم الشان اجتماع ہوگا کہ جس میں تمام بنی آدم جمع کئے جائیں گے' وہ بھی جمعہ کا دن ہوگا۔ غرض جتنے بڑے بڑے امور ہیں وہ سب جمعہ ہی کے دن رکھے گئے ہیں۔

جمعہ کو اس لئے سید الایام فرمایا گیا کہ تمام دنوں کا یہ سردار ہے۔ احادیث میں ہے کہ قیامت کے دن جمعہ آئے گا' اس کو ایک شکل عطا کی جائے گی اور وہ شفاعتیں کرے گا کہ جو میرے اندر نمازیں پڑھتے تھے اے اللہ میں ان کی سفارش کرتا ہوں۔ تو کتنے ہی بنی آدم جمعہ کی سفارش سے بخشے جائیں گے۔

دربار خداوندی

پھر جمعہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ درحقیقت نمونہ ہے حق تعالیٰ کے دربار کا۔ دربار خداوندی کے متعلق حدیث میں یہ فرمایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوئے اور ان کے ہاتھ میں ایک آئینہ تھا اور آئینہ کے بیچ میں ایک نقطہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نقطہ کیا چیز ہے عرض کیا کہ یہ مزید ہے۔ اس کا نام مزید ہے۔ آپؐ نے پوچھا کہ مزید کیا چیز ہے؟ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے نیچے ایک عظیم میدان ہے جس کا نام ہے میدان مزید اور وہ اتنا عظیم میدان ہے کہ میں عمر بھر سے اس میں گھوم رہا ہوں مگر اس کے کناروں کا اب تک پتہ نہیں حالانکہ جبرئیل علیہ السلام سید الملائکہ ہیں اور دو دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اصلی شکل میں دیکھا ہے۔ اس شان سے کہ چھ سو بازو ہیں ان کے' اور سر آسمان سے لگا ہوا ہے۔ پیر زمین کے اوپر ہے اور سفید رفرف کا وہ لباس پہنے ہوئے ہے اور ایک نورانی تاج ان کے سر پر ہے جس سے آپؐ پر ایک ہیبت طاری ہوئی تو اتنا عظیم فرشتہ کہتا ہے کہ میں عمر بھر سے اس میدان میں گھوم رہا ہوں اور کناروں کا پتہ نہیں چلا۔

اس میدان کے بارے میں فرمایا گیا کہ اس کی ہر چیز سفید ہے۔ گھاس بھی سفید' اس کی کنکریاں بھی موتی جیسی سفید کل سفید ہے۔ یہ میدان ہوگا دربار خداوندی کا اور وہ جمعہ ہی کے دن منعقد ہوگا۔ یعنی دن و رات نہیں ہوں گے۔ دن رات تو یہاں آفتاب کی گردش سے آتے ہیں۔ وہاں نہ سورج ہے نہ چاند ہے۔

حدیث میں ہے کہ عرش کے نور سے ہمہ وقت چاندنا

رہے گا۔ جنتوں میں اور وہ چاندنا ایسا ہوگا جیسے گرمیوں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ صبح کی نماز کے وقت سورج نکلنے سے قبل چاندنا ہوتا ہے اور اس چاندنے میں ایک ٹھنڈک ہوتی ہے۔ اس قسم کا چاندنا ہوگا جو نگاہوں کو خیرہ نہیں کرے گا اور اتنا مندھا بھی نہ ہوگا کہ کوئی چیز نظر نہ آئے۔ مستقل قسم کا نور وہ بارہ مہینے ہروقت رہے گا۔ رات دن وہاں نہیں ہوگا بلکہ یکساں وقت ہوگا۔ لیکن مسافت کے لحاظ سے فرمایا گیا ہے کہ گویا ہفتہ بھر کی جتنی مسافت ہے اس میں جمعہ کا دن آجائے وہ دن ہوگا دربار خداوندی کا۔

اللہ کی عظمت کی کوئی انتہا نہیں

اس میدان کے وسط میں بچھائی جائے گی' حق تعالیٰ کی کرسی۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

"کہ زمین و آسمان سب اس کے احاطے میں ہے۔"

دوسری حدیث میں فرمایا گیا کہ کرسی کی وسعت یہ ہے کہ ساتوں آسمان و زمین اس کے سامنے ایسے ہیں جیسے بڑے میدان میں اس کے سامنے ایک چھوٹا سا چھلہ پڑا ہوا ہو۔ یہ حیثیت ہے زمین و آسمان کی اس کے سامنے۔ تو اس کی عظمت و بڑائی کی کیا انتہا ہے۔ جیسے اللہ کی ذات کی بڑائی کی کوئی انتہا نہیں اسی طرح اس کے نام لگی چیزوں کی بھی کوئی انتہا نہیں تو کرسی کی بھی یہی حیثیت ہوگی جیسے کرسی نشیں۔ حالانکہ حق تعالیٰ اٹھنے بیٹھنے سے بری و بالا ہیں مگر بہرحال نام تو ان کی لگی ہے کہ کرسی ان کی ہے۔

اس واسطے میدان میں وہ کرسی بچھائی جائے گی تو کرسی کے چاروں طرف ہوں گے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے منبر جو نور کے ہوں گے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر آگے کی طرف ہوگا جو خاتم الانبیاء و المرسلین ہیں اور ہر نبی کے پیچھے ان کے امتیوں کی کرسیاں ہوں گی۔ پورے میدان میں ساری دنیا مسلمانوں سے بھری ہوئی ہوگی۔

یہ نہیں ہوگا کہ اربوں کھربوں انسانوں کے بیٹھنے کے لئے جھگڑا ہو کہ کوئی کہیں بیٹھ گیا کوئی کہیں۔ یہ نہیں ہوگا۔ ہر شخص اپنی قلبی شہادت سے اپنی کرسی پر پہنچے گا۔ وہ قلبی کشش ہوگی جو اس کا مقام ہوگا۔ جیسے آدمی کے قلب پر روحانی مقامات گزرتے ہیں اور اپنے اپنے مقام کو صاحب مقام پہچانتا ہے۔ اسی طرح اپنی کرسی کو قلبی شہادت سے پہچانے گا کسی کے بٹھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ٹھیک ٹھیک جاکر بیٹھ جائے گا۔

اب یہ وقت ہوگا کہ پورے اہل جنت اس میدان میں جمع ہوں گے۔ چاروں طرف انبیاء کرام کے منبر ہیں اور وسط میں حق تعالیٰ کی کرسی ہے۔ اس کے بعد لوگوں کو محسوس ہوگا کہ حق تعالیٰ کی تجلیات کا نزول ہو رہا ہے اس کرسی پر اور بندے محسوس کریں گے کہ حق تعالیٰ آچکے ہیں اپنی کرسی پر' جیسا آنا ان کی شان کے مناسب ہے۔

حدیث میں ہے کہ وہ کرسی اس طرح چرچرائے گی جیسے ٹوٹ کر گرنے والی ہے بوجھ سے مگر وہ بوجھ جسمانی نہیں ہوگا وہ عظمت و بڑائی کا بوجھ ہوگا وہ ثقالت ہوگی عظمت خداوندی کی۔ جیسے آپ کسی عالم دین کے آنے سے کہیں کہ میں اپنے دل پر بڑا بوجھ محسوس کرتا ہوں ان کے علم کا۔ وہ بوجھ مادی نہیں ہوتا روحانی ہوتا ہے۔ تو وہ عظمت کا بوجھ ہوگا کہ جس سے کرسی چرچرائے گی۔ مگر بندے یہ محسوس کریں گے کہ حق تعالیٰ ہم میں موجود ہیں اور کرسی پر ہیں۔

"جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔"

اس کے بعد حق تعالیٰ ملائکہ سے فرمائیں گے کہ میں نے جس شراب طہور کا وعدہ کیا تھا وہ ان بندوں کو تقسیم کرو۔ ارشاد ہے۔

و سقٰهم ربهم شرابا طهورا وہ آپ کی سی شراب نہ ہوگی۔ دنیا کی شراب سے عقل ماری جاتی ہے' خبط ہوجاتا ہے۔ اس شراب طہور کی خاصیت یہ ہوگی کہ لاکھوں معارف الٰہیہ خودبخود روشن ہوجائیں گے۔ برسہا برس کی کلفتوں سے جو معرفت نصیب نہیں ہوتی وہ پل بھر میں معرفت اور حقائق الٰہیہ روشن ہونے لگیں گے۔ وہ شراب پاک ہوگی طہور لفظاً اسی لئے کہا گیا ہے۔ یہ شراب اسلام میں فقط ممنوع ہی نہیں بلکہ نجس بھی ہے۔ اس کی شان جو آخرت میں ہوگی۔ فرمائی گئی شرابا طهورا پاک شراب ہے' جس میں نجاست نہ ہوگی نہ ظاہری نجاست ہے نہ باطنی نجاست کہ عقل کو ماردے' خبط کردے۔ اس سے عقل اور تیز ہوجائے گی معرفت اور بڑھ جائے گی۔

ادھر تو شراب طہور تقسیم ہوگی اور اللہ کے دربار کی شراب تقسیم کرنے والے ملائکہ علیہم السلام بل عباد مکرمون جو اللہ کے مقرب بندے ہیں اور خود شراب پاک تو پاکی در پاکی ہو کر بندہ بھی اتنا پاک بنے گا کہ تزکیہ کی انتہا ہوجائے گی۔

اس کے بعد حق تعالیٰ' داؤد علیہ السلام کو فرمائیں گے۔ انہیں معجزہ دیا گیا تھا آواز کا۔ جب وہ مناجاتیں پڑھتے تھے زبور کی تو چرند و پرند ان کے گرد جمع ہو کر مست ہوجاتے تھے ہر ایک پر اثر پڑتا تھا۔ حق تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ ان بندوں کو وہ حمد و نعت اور مناجاتیں سناؤ تو داؤد علیہ السلام پیغمبر سنانے والے ہوں' نبی پڑھنے والے ہوں حمد و نعت اللہ رب العزت کی ہو' دربار خدا کا ہو' سارے انبیاء موجود ہوں' لاکھوں ملائکہ موجود ہوں' کیا انتہا ہوگی روحانیت اور معنویت کی اس میدان میں۔

اس کے بعد حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ سلونی ماشئتم کہ مانگو جس کا جو جی چاہے مانگے۔ عرض کریں گے کہ اللہ کون سی نعمت ہے جو آپ نے عطا نہ کی ہو ہم تو شمار بھی نہیں کرسکتے ان نعمتوں کا' شمار تو درکنار ہمارے وہم و خیال میں بھی وہ نعمتیں نہیں تھیں جو آپ نے عطا فرمائیں۔ جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے اس عالم میں وہ نعمتیں تیار کی ہیں۔ مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر نہ ہی کسی کی آنکھ نے وہ نعمتیں دیکھیں نہ کسی کان نے سنی نہ کسی قلب میں ان کا خیال گزرا۔ تو خیال و وہم سے بھی وہ نعمتیں بالاتر ہوں گی۔ عرض کریں گے کہ وہ کون سی نعمت ہے جو عطا نہ کروی ہم مانگیں کیا؟ حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ سلونی مانگو جو مانگنا ہو۔ اب ادھر سے اصرار ہے کہ مانگو ادھر سے حیرت ہے کہ کیا مانگیں تو سب رجوع کریں گے علماء کی طرف استفتاء کریں گے کہ کیا چیز مانگیں ہم۔ میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ دنیا میں علماء کی طرف سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں لیکن یہ تو وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑیں گے۔ وہاں بھی ان کی محتاجی رہے گی وہ علم کی محتاجی ہوگی۔ بہرحال ایک علم والا جہاں بھی ہوگا بے علم اس کا محتاج ضرور ہوگا' رجوع کرنا لازمی ہے۔

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔

"تمہیں اگر علم نہ ہو تو اہل علم کی طرف رجوع کرو۔"

یہ میدان ہے تو علم کا ہروقت آدمی محتاج ہے اس لئے وہاں بھی محتاج رہے گا۔ سب علماء کی طرف رجوع کریں گے کہ ہم پر اصرار ہے کہ مانگیں ہماری سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا مانگیں۔

علماء کہیں گے کہ ایک چیز رہ گئی ہے وہ مانگو اور وہ جمال خداوندی کا دیدار۔ یہ طلب کرو کہ اپنا جمال دکھلادو' سب ایک زبان ہو کر درخواست کریں گے کہ اے اللہ واقعی آپ نے بے شمار نعمتیں عطا کیں اب اپنا دیدار کرادیجئے جس کے شوق میں ہم نے عمریں گزاریں' جس کے شوق میں ہم نے عبادتیں کیں۔

عبادتوں کے بارے میں یہی تو فرمایا گیا۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الاحسان ایمان و اسلام کے بعد سوال کیا کہ احسان کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ان تعبدالله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك احسان یہ ہے کہ عبادت تم اللہ کی اس طرح کرو کہ گویا تم اپنی آنکھوں سے اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اس مقام پر نہ ہو تو کم سے کم یہ یقین رہے کہ وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

ایک مشاہدہ ہے' ایک مراقبہ ہے۔ اگر مشاہدے کے مقام پر نہیں تو مراقبے کے مقام پر رہو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ مقام تو مشاہدے کا ہوگا۔ جب انبیاء کرام اور اہل اللہ کو دنیا میں مشاہدہ نصیب ہوتا ہے تو عوام کو وہاں جاکر مشاہدہ کا موقع ملے گا۔ جو انبیاء کو دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے وہاں کے مقام کی انتہا نہیں ہوگی۔

بہرحال یہ درخواست قبول ہوگی۔ احادیث میں ہے کہ حجابات اٹھنے شروع ہوجائیں گے صرف ایک حجاب رہ جائے گا کبریائی و عظمت کا۔ باقی سارے حجابات اٹھ جائیں گے اور عیاناً" بندے اپنے خدا کو دیکھیں گے' زیارت

کریں گے اور اس شان سے کہ وہاں نہ کیف ہے نہ کم ہے' نہ سمت ہے نہ جہت ہے' نہ اونچائی ہے نہ نیچائی۔ سب چیزوں سے بری وبالا ہے پھر نظر آرہا ہے۔

یہ بھی انہیں کا کمال ہے کہ ہر قید سے بری وبالا اور پھر یہ مشاہدہ اور یہ محسوس ہے۔ یہاں یہ آنکھ تاب وطاقت نہیں رکھتی کہ کسی تجلی کو بھی دیکھ سکیں۔ بجز انبیاء کرام کے مگر فرمایا گیا کہ فبصرک الیوم حدید اس نگاہ کو لوہے اور فولاد کا بنا دیا جائے گا کہ وہ دیکھ سکیں گی لطیف سے لطیف چیز کو تو اللہ کی ذات کا دیدار بندے کریں گے۔

یہی مسلک ہے اہلسنت والجماعت کا کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ صرف معتزلہ نے انکار کیا ہے' جو ایک فرقہ ہے اور وہ عقل کو حاکم مانتا ہے نقل کے اوپر کہ کوئی نقل اس وقت تک قابل تسلیم نہیں جب تک عقل قبول نہ کرلے۔ تو وہ ایمان اپنی عقل پر لاتا ہے' نقل پر نہیں۔ ورنہ ایمان کے معنی یہ ہیں کہ محض پیغمبر کے اعتماد پر ایک نقل کو قبول کرو عقل بعد میں دیکھے گی' خلاف نہیں ہوگی عقل کے مگر قبول کرنا ہوگا بغیر عقل کے شہادت کے ورنہ ایمان نہیں۔ اگر عقل کا انتظار کیا تو عقل پر ایمان لانا ہوگا' خدا اور رسول پر ایمان لانا نہیں ہوگا۔

غرض معتزلہ ان کا مسلک یہ ہے کہ بغیر عقل کے ترازو میں تولے ہوئے کسی نقل کو قبول نہیں کرتے' وہ انکار کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا اور یہی نہیں کہ نہیں ہوگا بلکہ کہتے ہیں کہ ناممکن ہے محال ہے' وہ لطیف ہے بندہ کثیف ہے۔

میں نے اس لئے عرض کیا کہ فبصرک الیوم حدید کہ ادھر نگاہیں ہی بدل دی جائیں گی' نگاہیں اس قابل بنادی جائیں گی کہ دیدار کرسکے مگر بہرحال وہ انکار کرتے ہیں۔

اس کا ایک زمانے میں بڑا فتنہ پھیلا اور انہوں نے دلائل قائم کئے اور تقریریں شروع کیں تو بہت سے عوام بہک گئے علماء نے جوابات دینے شروع کئے۔ مگر شبہ دل میں جلدی بیٹھتا ہے جواب دیر سے بیٹھتا ہے۔ فتنہ کم نہیں ہوا تو سارے علماء عاجز ہوکر حاضر ہوئے حضرت شبلیؒ کی خدمت میں جو اس زمانے کے اکبر مشائخ میں سے ہیں کہ حضرت ہم اپنے سارے تیر آزما چکے کامیابی نہیں ہوئی اب آپ کوئی قلبی توجہ فرمائیں تو یہ فتنہ رفع ہو۔ دلائل کا جہاں تک تعلق ہے وہ ہم کرچکے۔

حضرت شبلیؒ نے فرمایا کہ اچھا اعلان کردو ہم مناظرہ کریں گے۔ جمعہ کے دن کا اعلان ہوگیا۔ جامع رصافہ بغداد میں لاکھوں آدمی جمع' اول تو مسجدیں بڑی تھیں' بغداد کا شہر بھی بڑا تھا۔ نو لاکھ تو مسجدیں تھیں اس شہر میں اندازہ کیجئے کتنی آبادی ہوگی۔ پھر جب لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت شبلیؒ مناظرہ کریں گے تو یہ بھی ایک باعث کشش ہوا کہ چلو مناظرہ ان کا دیکھیں کیسے کرتے ہیں' کبھی تقریر بھی نہیں کی۔ غرض جتنے جمع ہوا کرتے تھے اس سے چارگنا اور آگئے۔

شیخ کے لئے منبر بچھایا گیا۔ علماء حضرات بیٹھ گئے۔ اب آغاز ہوا بحث کا' مگر اہل اللہ بحث لمبی نہیں کیا کرتے دو منٹ کا کام ہوتا ہے۔ حقیقت حال ان پر منکشف ہوتی ہے' دلائل سے تو ہم لوگ کرتے ہیں۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود

دلیلوں کا پیک تو لکڑی کا ہے کہ آگ میں وہ جل جائے' پانی میں وہ گل جائے مگر معرفت قلب جو ہے اسے نہ لکڑی جلاسکتی ہے' نہ پانی گلاسکتی ہے تو ان اہل اللہ پر حقائق منکشف ہوتے ہیں بحث کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

شیخ نے فرمایا معتزلہ کے علماء سے کہ کیا کہنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کا دیدار ناممکن ہے محال' نہیں ہوسکتا؟ شیخ نے فرمایا کہ میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کو دیکھنے کا جی چاہتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں جی تو چاہتا ہے۔ فرمایا کہ یہ دلیل ہے کہ ممکن ہے دیکھا جائے گا' جس چیز کا دیکھا جانا ممکن نہ ہو کبھی ذہن میں اس کی طلب دیکھنے کی نہیں ہوتی' کان کا کام ہے سننا کبھی طلب نہیں ہوگی کہ دیکھ لیں ہم' آنکھ کا کام ہے دیکھنا تو کبھی طلب نہیں آئے گی کہ آنکھ آوازیں سننے لگے۔

تو شیخ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں یہ آنا کہ ہم دیکھیں حق تعالیٰ کو دلیل اس کی ہے کہ دیکھا جانا ممکن ہے جس کا دیکھنا ناممکن ہو اس کی طلب نہیں آسکتی تو امکان ثابت ہوگیا تمہارے ضمیر سے اور اس کا امکان کا وقوع ثابت ہوگیا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سے کہ ہوگا دیدار۔ اب تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ اب وہ کیا کہتے' ان کا دل تو پکڑا گیا' کوئی دلیل نہیں کچھ نہیں' قلب کو پکڑلیا۔

بہرحال بات اس پر یاد آگئی تھی کہ حق تعالیٰ شانہ کا دیدار ہوگا اور بندے دیکھیں گے عیاناً اور قرآن کریم نے یہی فرمایا کہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ بہت سے چہرے تر و تازہ سورج اور چاند کی طرح روشن اور دیکھ رہے ہوں گے اپنے رب کو اور وہ لذتیں حاصل کررہے ہوں گے قلب کی اور کفار کے بارے میں فرمایا گیا کہ کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون کفار جتنے ہوں گے ان پر حجاب ہوگا وہ نہیں دیکھ سکیں گے محروم رہیں گے۔ تو ابدالاباد وہ اسی حیرت میں رہیں گے تو گویا مومنوں کے لئے اثبات کیا گیا اور کافروں کے لئے انکار کیا گیا تو اثبات و نفی دونوں سے اثبات کا مسئلہ ثابت ہوگیا۔ قرآن کریم میں یہ ہی مذہب ہے' اہلسنت والجماعت کا۔

بہرحال بندے دیکھیں گے۔ یہ دربار رہے گا اس وقت تک جتنے جمعہ کا دن رہتا ہے۔ اس کے بعد اجازت ہوگی کہ لوگ اپنی اپنی جگہ لوٹ جائیں۔ اب وہ روانہ ہوں گے آئیں گے بھی اپنی اپنی سواریوں پر' براق ہے رفرف ہے اور وہ کروڑوں میل کی رفتار قوت خیال کے تابع ہے کہ ادھر بیٹھ کے چلے اور پل بھر میں وہاں پہنچ گئے۔ گویا روشنی کی جو رفتار ہے اس سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوگی تو پل بھر میں یہاں اور پل بھر میں وہاں۔

احادیث میں جنت کی تعداد بھی بتلائی گئی ہے اور اس کی کتنے میل یا میل کی مسافت ہوگی اور کرسی کہ جس کے سامنے ساتوں آسمان چھلے کی مانند ہیں اس کی کرسی کو طے کرنا اور پھر اس میدان میں پہنچنا تو لاکھوں میل کی مسافت ہوگی مگر وہ پل بھر میں طے ہوگی اسی پر واپس ہوں گے۔

واپسی پر حسن و جمال چوگنا ہوجائے گا ہر شخص کا جتنا پہلے تھا' انوار خداوندی چہروں پر پڑیں گے اس سے نورانیت اور خوبصورتی بڑھ جائے گی اپنے اپنے محلات میں داخل ہوں گے تو ان کی ازواج کہیں گی کہ آج تمہارا حسن و جمال بے انتہا ہے وہ کہیں گے کہ ہم نے زیارت کی ہے اپنے پروردگار کی' یہ اس کے ہی اثرات ہیں۔

عورت و مرد کا اختلاط وہاں بھی نہیں رکھا جائے گا اور یہ عورت کی عزت بلکہ اس کی حرمت کا تقاضا ہے۔ اس کے احترام کا تقاضا ہے جو چیز جتنی زیادہ قیمتی ہوتی ہے وہ پردے میں رہتی ہے۔ بادشاہوں کو آپ نہیں دیکھیں گے کہ بازاروں میں پھر رہے ہیں' وہ پردہ کرتے ہیں۔ ہفتوں میں بلکہ برسوں میں کوئی دربار عام ہوا تو بادشاہ کو دیکھ لیا تو خیر ورنہ عام طور پر نہیں۔ یہ ان کی حرمت کا تقاضا ہے کہ وہ پس پردہ رہیں۔

تو عورت کی حرمت و احترام کا تقاضا ہے کہ وہ الگ رہے۔ بہرحال حق تعالیٰ کا یہ کرم ہے کہ آپ لوگوں کو ہزاروں میل کی مسافت طے کرانے کے بعد زیارت کرائیں گے اور عورتوں کو وہیں یہ زیارت ہوجائے گی ان کے مقامات پر۔ ہر ایک اپنے مقام پر دیدار کررہی ہے۔

تو اس میدان کا نام ہے مزید۔ اسی مناسبت سے جمعے کے دن کا نام یوم المزید فرمایا۔ ولدینا مزید ہم تو دیں گے اس کے علاوہ بھی مزید لھم الحسنی وزیادۃ نیکیاں تو ہوں گی ہی جس کا بدل ملے گا لیکن کچھ اور بھی دیا جائے گا اس کی تفصیل نہیں فرمائی تو وہ مزید میں داخل ہے۔

جمعہ کے دن کا اصل میں شرعی نام ہے یوم المزید' مگر اس کی شناعت کی وجہ سے جمعہ نام رکھ دیا گیا کہ جامعیت اس میں موجود ہے۔ بکھری ہوئی چیز کو جمع کرنا۔ آدم کی مٹی اسی دن میں جمع ہوئی' پیدائش اسی دن میں ہوئی' دنیا میں نزول اسی دن میں ہوا' قیامت کا دن اسی میں قائم ہوگا اور دربار خداوندی بھی اسی دن میں ہوگا' جو اجتماع دراجتماع ہے۔

اسی لئے میں عرض کیا کرتا ہوں کہ جمعہ کا دن محض عبادت ہی نہیں بلکہ ایک دعوت بھی ہے اجتماع کی' جمعہ میں آنے والوں کو جمعہ دعوت دیتا ہے جمع ہونے کی کہ بکھرے ہوئے نہ رہیں مجتمع ہوجائیں' لڑیں نہیں ملے رہیں' جذبات نفس کی وجہ سے ایک دوسرے کے مدمقابل نہ آئیں۔

ایک اختلاف ہوتا ہے حجت کا' شوافع میں حنفیہ میں اختلاف' مالکیہ میں حنابلہ میں اختلاف لیکن اصولوں میں متحد ہو کر وہ اجتہادی اختلاف ہے اور اجتہادی اختلاف حجت ودلیل سے ہوتا ہے جذبات نفس سے نہیں ہوتا۔

جذبات نفس سے جو اختلاف ہوتا ہے اس کا نام ہے خلاف اور شقاق اور حجت سے جو ہو اس کا نام اختلاف تو اختلاف اس میں برا نہیں ہے۔ خلاف برا ہے نزاع برا ہے۔ اس کو روکا گیا ہے کہ جذبات میں آکر لڑنا جھگڑنا شروع کردیں۔

جیسے اس زمانے میں دیکھا گیا ہے کہ ہر مسئلہ کو ذریعہ لڑائی کا بنا دیا ہے فاتحہ خلف الامام ہو' رفع یدین ہو' فاتحہ ہو لڑنا ضروری ہے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ بھائی لڑائی ہوا کرتی تھی یا دولت پر یا عورت پر۔ وہ تو لڑ لڑ کر کھو بیٹھے اب رہ گیا دین تو اس کو لڑنا بنالیا۔ محل حجت کا اختلاف ہو اس میں کوئی لڑائی انہیں شوافع اپنے مسلک پر عمل کر رہے ہیں تو حنفی کو کیا حق ہے کہ بیچ میں رکاوٹ ڈالے حنفیہ اپنی ترجیحات پر عمل کر رہے ہیں تو شوافع کو کیا حق حاصل ہے حارج ہوں۔ اسی طرح اور لوگ واقعی دیانتاً" حجت سے کوئی رائے رکھتے ہیں تو وہ اپنی رائے پر عمل کریں' معاملہ اللہ کا ان کے ساتھ ہے۔ اس کو لڑائی کا ذریعہ بنانے کی کیا ضرورت ہے' سوائے جذبات نفس کے۔

اگر رفع یدین' آمین بالجہر کی خاصیت لڑائی ہوتی تو سب سے پہلے صحابہ کرامؓ میں ہوتی' بعضے زور سے کہتے تھے بعضے آہستہ کہتے تھے۔ پھر ائمہ مجتہدین میں لڑائی ہوتی' بعضے زور کے قائل بعضے آہستہ کے قائل مگر کسی میں لڑائی نہیں۔ ایک دوسرے کی عظمت کے قائل اس لئے کہ جذبات کا اختلاف نہیں حجت کا ہے۔ ایک اس حدیث پر عمل کر رہا ہے دوسرا دوسری حدیث کو راجح سمجھتا ہے اسی پر عمل کر رہا ہے' تو لڑائی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ہمارے یہاں مظفر نگر میں ایک یورپین تھا۔ وہ پیدائشی ہندوستانی تھا' باوجودیکہ یورپین تھا مگر کچھ ایشیائی رنگ اس میں غالب تھا۔ اس کے زمانے میں اہلحدیث کی مسجد میں اتفاق سے ایک حنفی چلا گیا۔ انہوں نے زور سے آمین کہی' اس نے آہستہ سے کہی' مجمع تھے سارے جلاء' لڑائی شروع ہوگئی کہ یہ کوئی اور مذہب کا ہے' اس نے زور سے کیوں نہیں پڑھی' اس کی پٹائی کرو۔ وہ چلایا کہ دوڑو حنفیو! سیکڑوں حنفی آگئے۔ اب لڑائی شروع ہوگئی' بلوہ ہوا' لوگوں کے سر پھٹے اور دونوں نے رپٹیں درج کرادیں۔ تو یہ یورپین جج تھا اس کا نام مارش تھا۔ اس کے یہاں مقدمہ پہنچا تو وکلاء جب بحث کر چکے تو مارش نے کہا کہ یہ آمین کوئی بلڈنگ ہے' جاگیر ہے یا کوئی مکان ہے کہ اس پر لڑ رہے ہو' کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ صاحب یہ قول ہے پیغمبرؐ کا۔ اس نے کہا پیغمبرؐ کا قول ہے تو عمل کرو' لڑتے کیوں ہو؟ انہوں نے کہا کہ صاحب دو قول ہیں۔ آمین بالجہر کا بھی' زور سے پڑھنے کا بھی اور آمین بالسر کا بھی' آہستہ سے پڑھنے کا۔ انہوں نے کہا جنہیں وہ قول پہنچا ہے وہ اس پر عمل کرے' جنہیں یہ قول پہنچا ہے یہ اس پر عمل کرے۔ لڑتے کیوں ہو' غرض اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ لڑائی کی بنیاد کیا ہے؟ اور سمجھ میں آنے والی بات بھی نہ تھی۔ آمین کی خاصیت یہ تھوڑی ہے کہ لڑے سر پھٹے' مگر اس نے فیصلہ میں لکھا کہ۔

میں روئداد و مثل کو دیکھ کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مسلمان کے یہاں آمین کی تین قسمیں ہیں۔1۔ آمین بالجہر۔2۔ آمین بالسر۔3۔ آمین بالشر۔ جھگڑے اٹھانے کے لئے آمین پڑھنا۔ یہ سارا نزاع نہ آمین بالجہر کا ہے نہ آمین بالسر کا ہے کیونکہ دونوں میں پیغمبرؐ کے اقوال ہیں۔ یہ سارا جھگڑا آمین بالشر کا ہے جھگڑے اٹھانے کے لئے لوگ آمین پڑھتے ہیں۔ میں دونوں فریق کو مفسد جانتا ہوں دونوں کو سزا کرتا ہوں۔

یہ اس نے فیصلہ لکھا اور واقعی صحیح فیصلہ لکھا۔

بہرحال میرے عرض کرنے کا مطلب یہ تھا کہ اختلاف حجت کا ہو تو مضر نہیں' مجلس شوریٰ ہوتی ہے' رائے مختلف ہوتی ہے ایک اپنی حجت بیان کرتا ہے اور دوسرے لوگ اس کی حجت کا احترام بھی کرتے ہیں' حجت کے مقابلے میں دوسری حجت پیش کردیتے ہیں اگر وہ قوی ہے تو وہ مان لیتے ہیں' لڑائی کی کوئی وجہ نہیں۔

اختلاف جو حجت پر ہو اس کو اسلام نے نہیں روکا اس سے تو دین اور کھلتا ہے۔ پہلو واضح ہوتا ہے' روکا ہے اس اختلاف کو جس میں جذبات نفس دخیل ہوں اور نفسانی جذبات سے آپ غضبناک ہو کر دوسروں سے لڑیں' اس سے روکا ہے' اسے شقاق کہا ہے۔

مقصد یہ تھا کہ جمعہ کا دن فقط نماز ہی کا نہیں بلکہ یہ دعوت کا دن بھی ہے جمعہ کا دن زبان حال سے دعوت بھی دے رہا ہے کہ لوگ متحد ہوں۔ جیسے تم جامع مسجد میں آئے۔ کندھا سے کندھا ملایا' ہاتھ سے ہاتھ ملے ہیں۔ مصافحہ کیا تو اور بھی مل گئے تو دل بھی تمہارے ملے ہونے چاہئیں۔ ایک دوسرے کے اندر محبت' شفقت اور ہمدردی کے جذبات ہونے چاہئیں جو انسانیت کا بھی تقاضا ہے' اسلام نے تو کہا ہے انما المومنون اخوۃ سارے مومن بھائی بھائی ہیں۔

بھائی بھائی کے معنی یہی ہیں کہ ایک بنیاد کی دو شاخیں ہیں۔ جڑ دونوں کی ایک ہے تو کوئی وجہ نہیں ان میں لڑائی ہو۔ لڑائی ہوگی وہی جذبات نفس سے ہوگی اصلیت سے نہیں ہوگی۔ ایمان جب ہے تو ایمان کا تقاضا بھی ہے کہ باہمی محبت ہے اور انسان جب ہے تو انسانیت کا بھی تقاضا ہو کہ باہم ایک دوسرے سے محبت ہو' انس ہو۔ تو جمعہ جہاں عبادت ہے وہاں دعوت بھی ہے۔ محبت کی' مجمع ہونے کی' دلوں سے دل ملا کر بیٹھو' عظمت ایک دوسرے کی رکھو۔ اگر اختلاف بھی ہے تو احترام میں کمی نہ کرو' رائے دے دو مگر احترام رکھنا چاہئے۔

بہرحال جمعہ کا دن مبارک ہے۔ عبادت کے لحاظ سے بھی تو اس کے نام کی خاصیت تو ہے۔ اجتماع اور اس کے طرف ہونے کی خاصیت ہے کہ اعلیٰ ترین عبادت ہے' وہ جمعہ کی نماز ہے اور جمعہ کے لفظ کا مفہوم وہ متقاضی ہے جمع ہونے کا' تو آدمی جمع بھی ہوں اور اللہ کی یاد میں بھی لگیں تو دنیا کی زندگی بھی پاکیزہ بنے گی آخرت کی بھی بنے گی۔

آخرت کی تو بنے گی' عبادت کی وجہ سے اور دنیا کی زندگی بنے گی' اس اجتماع کی وجہ سے۔ یہ دو ہی چیزیں ہیں جس کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسلام میں ایک ہی توحید اور ایک ہے اتحاد۔ توحید سے آخرت متعلق ہے اور اتحاد سے دنیا متعلق ہے۔ اختلاف ہوگا تو دنیا کی زندگی بدمزہ ہو جائے گی۔ توحید نہیں ہوگی تو آخرت کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔ دونوں کے لئے تسکین کا سامان بتایا ہے کہ وہاں کے لئے توحید پر قائم رہو۔ ساری عبادات اس کے ماتحت ہیں۔ یہاں کے لئے اتحاد پیدا کرو' ساری زندگی کی خوشگواریاں اس کے ماتحت ہیں۔

مسلمان جب تک متحد رہے' اقوام پر غالب رہے۔ جب لڑنا شروع کیا تو اقوام کا غلبہ ہوگیا۔ واقعہ یہی ہے' تاریخ بتلاتی ہے کہ کسی قوم نے قوت سے مسلمانوں کو مغلوب نہیں کیا۔ ان کے باہمی اختلاف پہ مغلوب ہوئے۔ تاریخ بھری پڑی ہے اس سے۔

خود حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ یہود و نصاریٰ ساری دنیا کے اگر ایک مرکز پر جمع ہو جائیں' ذرہ بھر نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ تم میں ہی بعض بعض کے متعلق کوئی گروہ ہو گے' بعض بعض کو قتل کرو گے' تم میں نزاع ہوگا جو تیرا آگے قبضہ کرے گا۔

یہی وجہ ہے کہ اعدائے اسلام ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ ان میں اتحاد نہ ہونے پائے' ان میں نزاع رہے' حکومتوں میں نزاع' افراد میں نزاع' گھروں میں نزاع' خاندان میں نزع' ان کی قوت ہے۔ آپ کے ضعف میں اور آپ کا ضعف ہے نزاع و اختلاف میں۔ یہ اعدائے اسلام کی کوشش ہوتی ہے۔

ان کے مقابلے میں آپ کی کوشش یہ ہو کہ اللہ کے نام پر جمع ہوں' جو اللہ کا نام لے آپ اس کے خادم' اس کے دوست۔ جو اللہ کا دشمن آپ اس کے دشمن۔ یہی حدیث میں فرمایا گیا۔

الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔

بہرحال یہ جمعہ کا دن ہے اور جمعیت کی دعوت دیتا ہے اور اعلیٰ ترین عبادت کی دعوت دیتا ہے۔

جمعہ میں دو چیزیں مسنون ہیں۔ ایک ہے اللہ کا حق' ایک ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق۔ فرمایا گیا کہ اس میں سورہ کہف کی تلاوت کرو۔ سورہ کہف کا پڑھنا اس

میں سنت قرار دیا گیا۔ اعلیٰ ترین مستحب ہے اور فرمایا کہ سورہ کہف کی تلاوت دجال کے دجل اور فساد سے بچاتی ہے۔ دجل و فریب و تلبیس اثر نہیں کرتی۔ حق' حق نظر آنے لگتا ہے۔ باطل' باطل نظر آنے لگتا ہے تو آدمی حق پر قائم رہتا ہے۔ اس لئے سورہ کہف کی تلاوت کرو' اللہ کا حق ہے۔

اور محسن عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو درود شریف کی کثرت بتائی گئی اور آپ نے ارشاد فرمایا اور دنوں میں درود پڑھتے ہو تو بالواسطہ ہی مجھ تک درود پہنچتا ہے' ملائکہ کے واسطے سے اور میں بالواسطہ ہی جواب دیتا ہوں۔ جمعہ کے دن کا درود بلاواسطہ مجھ تک پہنچتا ہے۔ بلاواسطہ میں جواب دیتا ہوں۔ تو گویا بلاواسطہ حضورؐ سے ایک رابطہ قائم ہوتا ہے' مومن کا جمعہ کی برکت سے۔

سورہ کہف پڑھنے سے اللہ کا حق ادا ہو جاتا ہے اور دجل و فریب سے بچے۔ توحید و اخلاص پر آ گیا اور درود شریف کی کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا ہوا اور اس احسان عظیم کا جو آپ کا عالموں کے اوپر ہے۔ بدل تو کیا ہو سکتا ہے مگر فرض کچھ نہ کچھ ادا ہو جائے گا' جتنا درود شریف کی کثرت ہو گی۔

اور اس کے بعد عصر ہو جائے گی نماز کی اس کے اوپر' جو اعلیٰ ترین نماز ہے۔ جس جماعت میں کثرت ہو جائے گی اجر بڑھ جائے گا۔ تو جمعہ ہے ہی کثرت کے لئے۔ سارے شہر کے لوگ اس میں آتے ہیں' چھوٹا ہو تو ایک مسجد میں آتے ہیں۔ بڑا شہر ہو بہت جگہوں میں' مگر ہر ایک اپنی اپنی جامع مسجد میں پہنچ جاتا ہے۔ جتنی جماعت بڑھتی ہے اتنا اجر بڑھ جاتا ہے' ثواب بڑھتا ہے۔

تو جمعہ کا دن ایک خیر و برکت کا دن ہے۔ دنیوی اعتبار سے بھی' آخرت کے اعتبار سے بھی۔ اس لئے اس کو رائیگاں نہیں جانا چاہئے۔

اس وقت مجھے کوئی اطلاع تھی نہیں کہ کچھ عرض کرنا پڑے گا۔ میں تو اس فکر میں تھا کہ جا کر علامہ صاحب سے کچھ بات چیت کریں۔ مگر معلوم ہوا کہ کچھ بیان کرنا پڑے گا۔ تو اب تقریر کا کوئی موضوع اس کے سوا ذہن میں آیا نہیں۔ اس لئے جمعہ کا دن ہے' جمعہ کا موضوع بہترین ہے۔ موضوع تلاش کرنے کی ضرورت نہیں' اس لئے میں نے جمعہ ہی کے بارے میں چند کلمات گزارش کر دیئے۔ حق تعالیٰ انہیں ہمارے لئے' آپ کے لئے نافع فرمائے۔

وما علینا الا البلاغ

فرانسیسی نوجوانوں میں اسلام کی مقبولیت

ہر سال تیس ہزار فرانسیسی مسلمان حج سے مشرف ہوتے ہیں' مصنوعی سیارے کے ذریعے شعائر حج کو ٹی وی پر مسلسل تین روز تک دکھایا جاتا ہے

یوں تو فرانسیسی صحافت' اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مہم چلاتی رہی ہے اور وہاں کی حکومت بھی عالم اسلام اور مسلمانوں کے سلسلہ میں پالیسی وضع کرتے وقت فرانسیسی صحافت کے نقطہ نظر اور اس کی اسلام دشمنی کا پورا لحاظ رکھتی ہے لیکن ابھی حال ہی میں پیرس سے شائع ہونے والے مقبول عام ہفت روزہ "Lenouvel Observatior" نے پیرس کے مسلمانوں کی دینی اور دعوتی جدوجہد اور اس کی غیر معمولی کامیابی کا اجمالی جائزہ لیا ہے جو ہم مسلمانوں کے لئے باعث مسرت و ہمت افزائی ہے۔ اس مضمون کی تلخیص عربی کے اخبار المسلمون کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

ادھر کچھ عرصہ سے قصر ایلیزے (فرانسیسی صدارتی سرکاری رہائش گاہ) کو فرانس میں عموماً" اور پیرس میں بسنے والے مسلمانوں کی سرگرمیوں کے متعلق خصوصاً" خفیہ رپورٹیں برابر بھیجی جا رہی ہیں۔ وزارت داخلہ اور خارجہ دونوں نے اپنی توجہ ان دعوتی اور سیاسی و سماجی سرگرمیوں کی طرف مبذول کر رکھی ہے' جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چند سالوں کے اندر بہت بڑھ گئی ہیں۔ فرانسیسی وزارت داخلہ نے ابھی حال ہی میں ایک خصوصی رپورٹ تیار کر کے فرانسیسی صدر کو بھیجی ہے۔ اس میں خبردار کیا گیا ہے کہ فرانس کے اصول پسند یا فنڈامنٹلسٹ مسلمان اس ملک کے اندر مقیم اقلیتوں خصوصاً" مسلمانوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ خود فرانس کے شہری بھی ان دعوتی سرگرمیوں سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ایک فرانسیسی ماہر نے اس رپورٹ میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ فرانس ہی نہیں پوری دنیا کو چڑو ڈالر اور الجزائر کی اسلامی تحریک اور عرب ملکوں کی دینی بیداری سے زبردست خطرہ ہے۔

اس خصوصی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پورے فرانس میں سات سو کے قریب اسلامی تنظیمیں سرگرم عمل ہیں۔ فرانسیسی وزارت داخلہ کو ان تنظیموں کی سماجی سرگرمیوں سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ یہ سماجی انجمنیں بعض اوقات ایسے عجیب و غریب اور انوکھے کام انجام دیتی ہیں جن کو فرانس اور امریکہ کی حکومتیں اپنے تمام تر وسائل کے باوجود انجام دینے سے عاجز ہو گئیں۔ مثلاً" منشیات کے عادی فرانسیسی نوجوانوں اور فرانسیسی سماج کے گم کردہ راہ غنڈوں' ڈاکوؤں اور پیشہ ور قاتلوں کو ان اسلامی تنظیموں نے بہت معمولی جدوجہد کے بعد نہ صرف درست کر دیا بلکہ انہیں مہذب سماج کا ایک فعال اور سرگرم و مفید فرد بنانے میں حکومت کی مدد کی۔ اس لئے فرانسیسی حکومت ان اسلامی تنظیموں اور ان کے انتھک کارکنوں کی شکر گزار ہے اور اپنی ممنونیت کا اظہار بھی کرتی ہے۔ اس رپورٹ میں متعدد مثالیں دے کر بتایا گیا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ یہ اسلامی کارکن آپ کو کسی خاص لباس اور مخصوص یونیفارم میں نظر آئیں۔ یہ کارکن کوئی ٹیکسی ڈرائیور بھی ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ جیل خانوں کے باہر اپنی ٹیکسی لئے کھڑے رہتے ہیں۔ منشیات اور شراب کا کوئی عادی نوجوان یا چوری و ڈاکہ زنی کا مرتکب شخص جب سزا کاٹ کر جیل سے باہر آتا ہے تو یہ ڈرائیور فوراً" اس کی طرف لپکتے ہیں اور بڑے خلوص و محبت سے اس طرح اس کا استقبال کرتے ہیں' جیسے اس کا کوئی قریب ترین رشتہ دار ہو۔ پیار و محبت اور ہمدردی کی باتیں کرتے ہوئے ایسے نوجوانوں کو تھوڑی دیر کے لئے کسی مسجد میں جانے پر راضی کر لیتے ہیں' جہاں سماج کے ٹھکرائے اور گم کردہ راہ نوجوانوں کے ساتھ ایسی غیر معمولی ہمدردی اور شفقت سے لوگ پیش آتے ہیں اور اس طرح اس کی عزت کرتے ہیں اور آنکھوں پر بٹھاتے ہیں کہ وہ برسوں کی بری عادتوں کو چند

گھنٹوں میں فراموش کرجاتا ہے۔ وہ یہ بھی بھول جاتا ہے کہ وہ کون تھا۔ اس کا کوئی مذہب و مسلک بھی تھا یا نہیں۔ وہ چند گھنٹوں کے اندر اسلام کے دائرے میں داخل ہو کر ایک نئے سماج اور نئی قوم کا جزو بن جاتا ہے۔ جو شخص ہزاروں بار قانون شکنی سے نہیں چوکتا اور معمولی پیسوں کے لئے قتل سے نہیں ہچکچاتا وہ یکلخت ان تمام بری عادتوں سے باز آجاتا ہے۔ مسلمانوں کے اس طرز عمل سے پیرس کے ہر علاقہ اور ہر گلی کوچے میں ان کے لئے محبت اور ہمدردی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اس کا اعتراف کرنا ہوگا یہ لوگ (مسلمان) مختلف عالمی مسائل و مشکلات کے متعلق ایک سوچی سمجھی رائے رکھتے ہیں۔ الجزائر کی اسلامی تحریک اور بوسنیا ہرزیگوینا کے متعلق پمفلٹس اور اشتہارات شائع کرتے رہتے ہیں اور ان کے چندے اور سامان بھی بھیجتے رہتے ہیں۔

بالفیل کے علاقہ میں "مسجد عمرؓ" کے نام سے ایک مسجد ہے جس نے اپنے گردونواح ہی کو متاثر نہیں کیا بلکہ دور دراز علاقوں میں بھی اس مسجد کی تاثیر اور اس کی دعوتی و تبلیغی سرگرمیوں کے آثار زندہ و تابندہ اور متحرک نظر آتے ہیں۔ اس مسجد اور اس سے متعلق لوگوں کی طرز معاشرت دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی دنیا ہی دوسری ہے۔ بعض مسلم علاقوں سے غنڈے اور قاتل گھبرا کر بھاگ گئے کہ یہاں ان کا دم گھٹتا ہے اور واردات کرنے کی ان کے اندر ہمت نہیں ہوتی۔ حکومت فرانس کی اجازت سے جیل کے اندر بھی مسلمان کارکن اپنا کام کرنے لگے ہیں۔ جہاں غیر معمولی نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

رشید نامی فرانسیسی نوجوان جیل سے نکلنے کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں منشیات کا عادی ہو گیا تھا۔ اس مقصد کے لئے چوری اور ڈکیتی سے بھی دریغ نہیں کرتا تھا۔ ایک بار چوری کرنے کے الزام میں مجھے سزا ہوگئی۔ جب جیل سے نکلا تو ایک ٹیکسی ڈرائیور نے بڑی گرمجوشی سے میرا استقبال کیا۔ میرے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی لیکن اس ٹیکسی ڈرائیور نے جو صورت سے فرشتہ لگتا تھا میرے ساتھ پیار و محبت کا برتاؤ کیا اور مجھے جیل کے دروازے سے سیدھے مسجد عمرؓ لے گیا۔ جہاں چند گھنٹوں کی انوکھی زندگی نے میرے اندر انقلاب عظیم برپا کردیا اور میں نے ہمیشہ کے لئے نشے سے نہ صرف توبہ کرلی بلکہ ایک نئے مذہب میں داخل ہوگیا۔ اس مذہب میں عبادات کے ذریعہ وہ قلبی سکون و طمانیت ملی کہ دنیا بھر کی دولت یا تیز سے تیز نشہ آور اشیاء سے بھی وہ ذہنی سکون اور مسرت قلبی حاصل نہیں ہوسکتی۔ رشید جب اپنے یہ تاثرات بیان کررہا تھا تو اس کے پہلو میں بلال نامی ایک دوسرا فرانسیسی نوجوان کھڑا تھا جو ایک ہفتہ قبل رونالڈ سے بلال بن گیا تھا۔ صرف تین سال کے اندر تیس ہزار فرانسیسیوں نے اسلامی مذہب کو قبول کیا ہے۔ ان نو مسلموں میں سب سے مشہور شخصیت دانیال یوسف کی ہے جو فرانس کے مشہور گلوکار تھے اور جن کے گانوں پر فرانسیسی نوجوان لڑکے 'لڑکیاں سر دھنتے تھے۔ اب دانیال یوسف نے فرانسیسی مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک انجمن بنائی ہے۔ دوسری طرف انڈکس نامی اخبار بھی نکالتے ہیں۔ اپنے اس اخبار میں یوسف فرانس کے مسلمانوں کی ترجمانی اور وکالت کرتے ہیں اور فرانسیسی حکومت سے بار بار مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ یہاں کے مسلمانوں کے پرسنل لاء کے تحفظ کے لئے اسلامی عدالت کی تشکیل کی اجازت دی جائے۔ اس کی باضابطہ درخواست بھی پیش کردی گئی ہے۔

ہر سال تیس ہزار فرانسیسی مسلمان حج سے مشرف ہوتے ہیں۔ مصنوعی سیارے کے ذریعہ شعائر حج کو ٹی وی پر مسلسل تین روز تک دکھایا جاتا ہے۔ اس طرح فرانس کے ہر گھر میں اسلام کے اس عظیم رکن کے متعلق تجسس اور شوق و جستجو پیدا ہوجاتا ہے' پھر فون 'اور خطوط و استفسارات کا ایک سیلاب آجاتا ہے کہ حج کیا ہے؟ اس کی حقیقت اور پس منظر کیا ہے؟ اسلام کیسا مذہب ہے؟ اس کی تاریخ اور تعارف اور پیغام کیا ہے؟ فرانسیسی وزارت داخلہ کا ایک ذمہ دار فرنچ ٹی وی کے ذریعہ نشر کئے گئے اس دینی پروگرام کی غیر معمولی مقبولیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فرانس کی سرزمین پر ٹی وی کے اس پروگرام کی بڑے پیمانے پر مقبولیت نتائج کے اعتبار سے انتہائی سنگین ہے۔ فرانسیسی خفیہ محکمہ کا ایک ذمہ دار سوال کرتا ہے کہ کیا فرانس میں اسلام اور مسلمانوں کا سیلاب آجائے گا۔ ٹی وی کے ذمہ دار کہتے ہیں کہ تین دن کے اس پروگرام کی غیر معمولی مقبولیت نے سارے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ وزارت داخلہ کا ایک افسر کہتا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ مسلمان نوجوان اپنی ان سرگرمیوں کے ذریعہ لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کوئی دینی تحریک نہیں ہے' ہم اس کی تعبیریوں کرسکتے ہیں کہ موجودہ مغربی سماج تباہی و بربادی کے جس دہانے پر پہنچ گیا ہے اس کے خلاف مسلمان نوجوان صدائے احتجاج بلند کررہے ہیں لیکن وزارت داخلہ کے اس افسر کی رائے کو نظر انداز کرتے ہوئے عرب معاملات کے ایک دوسرے ماہر نے کہا کہ ہم کو اس کا اعتراف کرنا چاہئے کہ پیرس ہی نہیں' پورے فرانس میں اسلامی دعوت سرگرم عمل ہے۔ اگر جلد ہی اس کی طرف توجہ نہ کی گئی تو بہت سے نوجوان ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔ لیکن یہ سوال اپنی جگہ باقی ہے کہ ہماری حکومت ان نوجوانوں کے مسائل و مشکلات کو حل کرنے کے لئے اپنے پاس کیا پروگرام رکھتی ہے۔ اس لئے کہ کروڑوں ڈالر نوجوانوں کی اصلاح کے نام پر خرچ کئے جارہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ملی جب کہ یہ مسلمان نوجوان بغیر کسی سرمایہ اور منصوبہ بندی کے کامیابی حاصل کررہے ہیں۔ یقیناً" یہ ایک چیلنج ہے جس کو قبول کرنا ہی پڑے گا۔ ایک فرانسیسی سفارت کار جس نے اپنی سفارتی زندگی کے بیس سال عرب ملکوں میں گزارے ہیں' اس نے اس رپورٹ پر اپنی رائے دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگرچہ فرانس جمہوریت کا پہلا قلعہ کہلاتا ہے لیکن حقیقی آزادی سے فرانس ہی نہیں پورا یورپ محروم ہے۔ ہماری آنکھوں نے جس حقیقی آزادی اور امن و سکون قلبی کا مشاہدہ عرب ملکوں میں کیا' اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ ہم اپنے گھر کے دروازے عرب ملکوں میں کھول کر اطمینان سے سوتے تھے اور بغیر کسی محافظ کے بازار جاتے تھے۔ لیکن کیا آپ فرانس اور امریکہ میں اس آزادی کا تصور کرسکتے ہیں۔ یہ امن و امان اور سکون ہم کو کیوں حاصل نہیں؟ اس کا جواب حاصل کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہے.....!

از۔ مولانا محمد رضوان قاسمی

اقدام سے پہلے تحقیق کرلیا کرو!

اسلام افواہ اور بے تحقیق باتوں کو پھیلانے کا سخت مخالف ہے

"اے اللہ کے رسولؐ! قبیلہ بنی المصطلق کے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا ہے اور وہ میرے قتل کے بھی درپے تھے۔"

پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کے ایک نمائندہ حضرت ولید بن عقبہؓ نے یہ رپورٹ پیش کی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ازواج مطہرات میں سے ایک ام المومنین حضرت جویریہؓ بھی ہیں۔ ایک دفعہ ان کے والد حارث بن ضرار (یعنی حضورؐ کے خسر) آپؐ کی خدمت میں ملاقات کے لئے آئے۔ آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اسے قبول کرلیا۔

حضرت حارث بن ضرار اپنے قبیلہ بنی المصطلق کے رئیس اور ذی وجاہت لوگوں میں سے تھے۔ آپؐ نے ان کے قبول اسلام کے بعد ان کے سامنے اسلام کی بنیادی تعلیمات پیش کیں اور زکوٰۃ کے ادا کرنے پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا۔ حضرت حارث نے پوری توجہ کے ساتھ آپؐ کی باتوں کو سنا اور آخر میں کہنے لگے کہ آپ نے جس انداز اور الفاظ میں اسلام کا تعارف کرایا ہے اس سے اسلام کی حقیقت میرے دل میں اتر چکی ہے۔ میں یہاں سے واپس ہو کر اپنے خاندان اور قبیلے کے دوسرے لوگوں تک آپ کی باتوں کو پہنچاؤں گا اور انہیں زکوٰۃ دینے پر آمادہ کروں گا۔ آپ فلاں مہینے کی فلاں تاریخ تک زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اپنا کوئی قاصد روانہ فرما دیجئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن ضرار رضی اللہ عنہ کی گفتگو اور خواہش کے پیش نظر حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو ان کے قبیلے اور بستی کی طرف روانہ فرمایا۔ مقررہ تاریخ کے لحاظ سے بستی والے بستی سے باہر نکلے تاکہ حضورؐ کے قاصد کا شایان شان استقبال کیا جا سکے لیکن اس موقع پر حضرت ولید کو ایک غلط فہمی پیدا ہوئی انہوں نے سمجھا کہ میرے قبیلہ اور اس بستی والوں کے درمیان پہلے سے ایک بات پر رقابت اور عداوت چلی آ رہی ہے۔ اس پس منظر میں یہ مجھ سے انتقام لینا چاہتے ہیں اور بستی میں داخل ہونے سے پہلے قتل کر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یعنی ان کی "استقبالی پیش قدمی" وہ اپنے لئے انتقامی کارروائی سمجھ بیٹھے اور ان سے ملاقات کئے بغیر تیزی سے پلٹ گئے اور مدینہ منورہ آکر حضورؐ کی خدمت میں جو رپورٹ پیش کی اس کا حاصل ابتدائی سطروں میں موجود ہے۔ یعنی قبیلہ بنی المصطلق نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ میرے قتل کے درپے ہو گئے تھے۔

بستی والے اپنی بستی سے جب اجتماعی طور پر باہر نکلے تو خاص پس منظر کے لحاظ سے "استقبالی اور انتقامی" دونوں پہلو نکل سکتے تھے مگر حضرت ولید کی نظر انتقامی پہلو کی طرف گئی اور اپنے خیال اور بشری تقاضے کے مطابق اس کو صحیح سمجھا اور رپورٹ پیش کر دی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فطری طور پر اس صورتحال سے رنجیدہ اور افسردہ ہوئے مگر فوری طور پر کسی مخالفانہ کارروائی سے احتراز فرمایا اور وجہ نمائی کا نوٹس جاری نہیں فرمائی بلکہ ایک باشعور ہوش مند اور حقیقت پسند انسان کی طرح آپؐ نے اقدام سے پہلے تحقیق کو ضروری سمجھا معاملہ چونکہ اہم اور سنگین تھا اس لئے اسی وقت ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی جس کے سربراہ حضرت خالد بن ولید قرار پائے۔ آپ نے انہیں بطور خاص ہدایت فرمائی کہ تحقیق سے پہلے ہرگز کوئی اقدام نہ کرنا۔ حضرت خالدؓ تحقیقاتی کمیٹی کے اراکین کے ساتھ بستی کی طرف روانہ ہوئے۔ اندر داخل ہونے سے پہلے باہر ہی ایک جگہ رات کو پہنچ کر قیام کیا اور تحقیق حال کے لئے چند آدمیوں کو بطور خاص جاسوس خفیہ طور پر بستی میں بھیج دیا ان لوگوں نے خبر دی کہ یہ سب لوگ اسلام و ایمان پر قائم ہیں۔ نماز و زکوٰۃ کے پابند ہیں اور کوئی بات وہاں خلاف اسلام نہیں پائی گئی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سارا واقعہ بتلا دیا یعنی مکمل طور پر اپنی تحقیقاتی رپورٹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ قبیلہ بنی مصطلق کے لوگوں نے بھی حضرت حارث کی قیادت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی صفائی پیش کی اور یہ کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو پیغام حق دے کر بھیجا ہے۔ نہ وہ میرے پاس آئے' نہ میں نے ان کو دیکھا۔ نہ اسلام سے ہم پھرے' نہ زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ ہم لوگ تو مقررہ وقت پر آپؐ کے قاصد کے منتظر رہے بلکہ یک گونہ جب تاخیر ہوئی تو ہمیں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ ہم لوگوں سے کوئی قصور تو نہیں ہو گیا جس کی وجہ سے حضورؐ کی طرف سے اب تک کوئی قاصد نہیں آیا اور جب ولید بن عقبہ کی آمد کی اطلاع ملی تو ہم سب مسرت سے لبریز بستی سے باہر نکل کر ان کے استقبال کو گئے مگر وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے اور ہمارے "استقبال" کو "انتقام" سمجھا اور ملاقات اور بات چیت کئے بغیر واپس ہو گئے۔

اس تاریخی واقعہ کے پس منظر میں قرآن حکیم کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں ارشاد ہوا ہے۔

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق (اور بعض حالات میں ثقہ اور صالح آدمی بھی) تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کئے پر پشیمان ہو۔"

(الحجرات ۶)

یہ آیت نہایت اہمیت کے ساتھ بتا رہی ہے کہ اگر کوئی خبر اہم ہو جس پر کوئی بڑا نتیجہ مرتب ہو سکتا ہو یا اس میں کسی کی شکایت ہو اور اس کے لئے کوئی ضرر اور نقصان کا پہلو نکل سکتا ہو تو اس کی خوب چھان بین کر لی جائے۔ اگر خبر دینے والا شخص ایسا ہے جو فاسق ہے اور ظاہر حال بتا رہا ہے کہ اس کی بات اعتماد کے قابل نہیں ہے تو ایسے شخص کی بات تو لائق تحقیق ہے ہی لیکن اگر کوئی شخص حضرت ولید بن عقبہؓ جیسا ثقہ اور صالح ہو مگر بعض قوی قرائن سے کسی "غلطی" یا "غلط فہمی" کا امکان ہو تو اس خبر کو قبول کرنے اور اس پر اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنے سے پہلے ہر حال میں آخر درجہ کی تحقیق ضرور کر لینی چاہئے۔ تحقیق سے پہلے اقدام کی صورت میں پشیمانی بھی ہو سکتی ہے اور مختلف قسم کی آفتوں' بلاؤں اور مصیبتوں کا زنجیری تسلسل بھی قائم ہو سکتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

یعنی کوئی عقل مند ایسا کام ہی کیوں کرے کہ اس کے بعد اسے پشیمانی اور شرمندگی اٹھانی پڑے۔ یہ حکمت اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس آیت کریمہ میں ایک قراءت **فتبینوا** (تو تحقیق کر لیا کرو) کے بجائے **فتثبتوا** ئی ہے جس کے معنی ہیں کہ اس پر عمل کرنے اور اقدام میں جلدی نہ کرو بلکہ ثابت قدم رہو جب تک کہ دوسرے ذرائع سے اس کا صحیح اور سچا ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

یہاں یہ بات یاد رکھئے کہ صحابہ کرام کا شمار "انسانی زمرہ" ہی میں ہے اس انسانی زمرہ کے بارے میں ہمیں بدگمانی نہیں ہونی چاہئے۔ ان کی زندگی میں اس طرح کے جو واقعات ملتے ہیں ان میں دراصل اس وقت سے لے کر قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے عظیم درس اور پیغام ہے وہ یہ کہ ایسے مواقع پر وہ کیا کریں اور ان کے فکر و عمل کا زاویہ اور پیمانہ کیا ہونا چاہئے۔ ان کی بظاہر غلطی میں بھی باطنی طور پر رشد و ہدایت کے صدہا خزانے چھپے ہوئے ہیں۔ اس لئے اہلسنت والجماعت کا عقیدہ نصوص قرآن و سنت کی بناء پر یہ ہے کہ "صحابی سے لغزش تو ہو سکتی ہے مگر کوئی صحابی ایسا نہیں جو لغزش سے توبہ کر کے پاک نہ ہو گیا ہو۔" قرآن پاک نے علی الاطلاق ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا فیصلہ صادر فرما دیا ہے۔

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

"اللہ ان سے راضی' وہ اللہ سے راضی۔"

اور رضائے الٰہی لغزشوں کی معافی کے بغیر نہیں ہوتی جیسا کہ قاضی ابو یعلی نے فرمایا کہ۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۵۵۶۳۰ ،

"رضا اللہ تعالیٰ کی ایک صفت قدیمہ ہے۔ وہ اپنی رضا کا اعلان صرف انہی کے لئے فرماتے ہیں جن کے متعلق وہ جانتے ہیں کہ ان کی وفات موجبات رضا پر ہوگی۔"

(معارف القرآن ۱۰۶' ج ۸)

اس توضیحی نوٹ کے بعد اس طرف توجہ دیجئے کہ آج مسلم معاشرہ بلکہ مذہب و ملت اور عالم و جاہل کے فرق سے بالا تر ہو کر "انسانی سماج" بے سند اور بے تحقیق باتوں کو بیان کرنے' پھیلانے' ان پر کان دھرنے اور صحیح ماننے کی بیماری میں مبتلا ہے۔ یہ بیماری تقریباً "کینسر کا درجہ حاصل کرچکی ہے جس کی وجہ سے انسان سے انس رخصت ہوتا جارہا ہے اور باہمی خلوص و محبت اور احترام و اعتماد کی فضاء ختم ہوتی جارہی ہے۔ ہر شخص ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے اور اس موقع کا متلاشی اور منتظر رہتا ہے کہ کب کسی کا کمزور اور قابل اعتراض پہلو سامنے آئے کہ اسے ہوا دے کر پوری بستی اور آبادی میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلا دے۔ بہت سے لوگ تو اسے اپنے شیخ اور بڑوں کی قربت کا ذریعہ اور حصول محبوبیت کا ذریعہ بھی بناتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ میری ذرا سی بے احتیاطی سے بے حد سنگین اور خطرناک نتائج برآمد ہوسکتے ہیں اور قومی ملی اور اجتماعی اعتبار سے نقصان عظیم کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ کشتی کسی کی پار ہو یا درمیان رہے۔ یہ لوگ حد درجہ خود غرض اور اپنے خول میں بند ہوتے ہیں۔ بے تحقیق باتیں کرنے اور افواہ پھیلانے والوں کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ ان کا آغاز سرگوشی اور کاناپھوسی سے کیا کرتے ہیں۔ ان کا مجرم ضمیر انہیں ذمہ دارانہ انداز میں پورے اعتماد کے ساتھ برسرعام بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ ہمیشہ رازدارانہ لب ولہجہ کے ساتھ دوسرے کے کان میں بات کرتے اور اس طرح دلوں میں وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن حکیم (المجادلہ آیت ۱۰) نے اسی طرز کلام کو شیطانی فعل قرار دیتے ہوئے معاشرے میں سرگوشی اور کاناپھوسی کرنے والوں کی سخت مذمت کی ہے۔ اسی ذیل میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر نہیں ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جب بھی کوئی تین آدمی اس طرح کی بات کرتے ہیں تو ان کے ساتھ چوتھا ان کا اللہ ہوتا ہے اور پانچ آدمی بات کرتے ہیں تو چھٹا اللہ ہوتا ہے اور ایسے لوگ جب قیامت کے دن اس کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو وہ خود ہی بتادے گا کہ دنیا میں ان کے کرتوت کیا تھے۔ (المجادلہ آیت ۷)

سرگوشی کے علاوہ افواہ جھوٹ بھی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان اور سب کچھ کرسکتا ہے مگر جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ یہی نہیں کہ افواہ پھیلانے اور بے سند باتیں کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے بلکہ جو آدمی تصدیق اور تحقیق کے بغیر اسے صحیح مان کر دوسروں کے سامنے نقل کرے۔ اسلام کے نزدیک وہ بھی جھوٹا ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے کہ جو کچھ سنے اسے (بلا تحقیق) بیان کردے۔ اسی لئے قرآن حکیم میں ایک جگہ یہ ہدایت دی گئی ہے کہ۔

"اور اس چیز کے پیچھے مت ہولیا کرو جس کی بابت تمہیں علم (صحیح) نہ ہو بے شک کان اور آنکھ اور دل ان کی پوچھ ہر شخص سے ہوگی۔" (بنی اسرائیل ۳۶)

مولانا ماجد دریا بادیؒ اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن ہر ہر شخص سے سوال ہوگا کان سے سننے کا' آنکھ سے دیکھنے کا' دل سے سوچنے سمجھنے یا یقین کرنے کا' کام جائز اور صحیح موقعوں پر کتنا لیا اور ناجائز اور غلط موقعوں پر کتنا؟ احساس ذمہ داری کی تعلیم ہر ہر فرد کو اس سے بہتر اور کہاں ملے گی؟ اس پر آج عمل ہونے لگے تو شخصی اور قومی' اجتماعی اور انفرادی دونوں قسم کے جھگڑے' قصے آج دنیا سے مٹ جائیں۔ (تفسیر ماجدی)

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ افواہ عموماً" سرگوشی اور جھوٹ' ساتھ ساتھ غیبت یا بہتان پر بھی مبنی ہوتی ہے اور اسلامی شریعت میں ان دونوں باتوں کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ (حجرات ۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیوب کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص مسلمانوں کے عیوب کی تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کی تلاش کرتا ہے اور جس کے عیب کی تلاش اللہ تعالیٰ کرے اس کو اس کے گھر کے اندر بھی رسوا کردیتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی حمایت ایسے موقع پر نہیں کرتا جہاں اس کی تذلیل کی جارہی ہو اور اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حمایت ایسے موقع پر نہیں کرتا جہاں وہ اللہ کی مدد کا خواہاں ہو اور اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی حمایت ایسے موقع پر کرتا ہے جہاں اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور اس کی تذلیل و توہین کی جارہی ہو تو اللہ اس کی مدد ایسے مواقع پر کرتا ہے جہاں وہ چاہتا ہے کہ اللہ اس کی مدد کرے۔

قرآن حکیم اور ارشادات رسولؐ کی ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ اسلام افواہ بازی اور بے سند اور بے تحقیق باتوں کو پھیلانے کا سخت مخالف ہے۔ وہ کسی مسلمان کے لئے کسیحالت میں بھی یہ بات پسند نہیں کرتا کہ وہ اس نجاست سے آلودہ ہو۔ اس گناہ کی شدت اور اس کا نقصان اس صورت میں تو کئی گنا بڑھ جاتا ہے جب ملت ہنگامی دور سے گزر رہی ہو اور اس کا دشمن اس کے دروازے پر دستک دے رہا ہو۔ ایسے حالات میں افواہیں پھیلانا اور غیر صحیح باتوں کو رواج دینا یقیناً" دشمن کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ایسے لوگوں سے خبردار رہیں اور معاشرہ میں ایسا شعور و احساس پیدا کردیں کہ وہ ایسے عناصر کا وجود ہی برداشت کرنے سے انکار کردے۔ کسی مسئلہ میں کسی مرحلہ اور موقع پر کسی طرح کے اقدام کی ناگزیر ضرورت ہو تو پہلے اچھی طرح تحقیق کرلیا کریں۔ تحقیق سے پہلے اقدام اور افواہ طرازی کا سلسلہ معاشرہ کی بیمار ذہنیت کی علامت ہے اور عقل و خرد اور دین و شریعت دونوں کی نگاہ میں جرم عظیم ہے۔ بہادر شاہ ظفر نے یہ بات بڑے پتے کی کہی ہے کہ۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر
رہے دیکھتے لوگوں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر
تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا

وقت کی ضرورت .... قنوت نازلہ

از۔ مولانا عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

برادران اسلام! اس وقت امت مسلمہ جن مشکل اور کٹھن حالات سے دوچار ہے۔ وہ ہر حساس انسان کے سامنے ہیں۔ بالخصوص ہم اپنے وطن عزیز میں جس شدید ترین بحران سے گزر رہے ہیں۔ شاید ہی کبھی اتنا نازک مرحلہ آیا ہو۔ ملکی سیاست نہایت ابتر اور سنگین صورت اختیار کرچکی ہے۔ دین اسلام کے نام پر لئے جانے والے ملک میں کھلم کھلا الحاد اور بے چینی کو مسلط کیا جارہا ہے۔ ایک دھڑا مساوات کے عنوان سے دین سے بغاوت کررہا ہے اور دوسرا بنیاد پرستی کے الزام سے برءت کا اظہار کرتے ہوئے دینی تشخص کو پامال کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ تیسرے نمبر پر کوئی مضبوط مذہبی قیادت بھی سامنے نہیں آرہی۔ دین دشمن قوتیں (یہود و نصاریٰ) نیو ورلڈ آرڈر کے تحت ملت اسلامیہ کے تشخص اور وقار کو مکمل طور پر پامال کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ ملک میں ان کے خصوصی گماشتے (قادیانی) سرتوڑ جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اندریں حالات ہمیں خلاق عالم کے سوا کوئی آسرا نظر نہیں آرہا۔ لہٰذا بندہ حقیر اس نازک ترین صورتحال میں پوری قوم سے پرخلوص استدعا کرتا ہے کہ وہ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپناتے ہوئے نماز فجر میں نہایت خلوص اور عاجزی کے ساتھ قنوت نازلہ شروع کردیں۔ ارحم الراحمین اور مجیب المضطرین ضرور کوئی راہ نجات فراہم فرمائے گا۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

قنوت نازلہ یہ ہے۔
اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فیمن عافیت و تولنی فیمن تولیت و بارک لی فیما اعطیت و قنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت نستغفرک و نتوب الیک تبارکت ربنا و تعالیت وصلی اللہ علی النبی۔ مشکوۃ
ب۔ اللھم اغفرلنا وللمؤمنین والمسلمین والمسلمات اللھم الف بین قلوبنا و اصلح ذات بیننا و اھدنا سبل السلام و اخرجنا من الظلمات الی النور و جنبنا الفواحش ماظھر منھا وما بطن و انت المستعان اللھم لشکوا الیک ضعف قوتنا و قلۃ حیلتنا وھو اننا علی الناس و انت ارحم الراحمین انت رب المستضعفین۔ اللھم انا نعوذ برضاک من سخطک و بمعافاتک من عقوبتک و نعوذبک منک اللھم لا نحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک منک اللھم لا نحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم یا حی یا قیوم برحمتک نستغیث مراراً۔ اللھم اھلک الیھود والنصاری والھنود واسلبھم من القادیانیہ والملحدین۔ اللھم و مر دیارھم و شتت شملھم و فرق جمعھم و خرب بنیانھم والق فی قلوبھم الرعب و انزل بھم باسک الذی لا ترد عن القوم الکافرین والفاسقین۔

نوٹ:۔ دعائے قنوت نازلہ نماز کی کتابوں میں دیکھیں تاکہ غلطی کا احتمال نہ رہ سکے۔

افکار معاصرین

درآمد شدہ وزیر اعظم کی بیوی قادیانی ہے

عدالت عظمیٰ کا مستحسن فیصلہ

جھوٹی نبوت کے مدعی اور ان کے پیروکار واجب القتل ہوتے ہیں

گزشتہ دنوں نگران وزیر اعظم معین الدین قریشی نے پریس کانفرنس کی جسے پی ٹی وی پر نشر کیا گیا جس میں ایک صحافی نے ان کے والد صاحب کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے ان سے سوال کیا تھا کہ ان کی تعیناتی کی سفارش سابق صدر غلام اسحاق خان صاحب سے مشہور قادیانی ایم ایم احمد نے خاص طور پر پاکستان آکر کی تھی تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اس کا جواب معین الدین قریشی صاحب گول کر گئے جس سے عوام کے ذہنوں میں مختلف قسم کے خدشات ابھر رہے ہیں۔ اس وجہ سے اور بھی کہ وہ عارضی طور پر نگران وزیر اعظم مقرر کئے گئے ہیں اور بات کر رہے ہیں پاکستان کو مستقل اقتصادی بنیادیں فراہم کرنے کی۔ ظاہر ہے کہ یہ کام اس قلیل مدت میں پورا نہیں ہو سکتا جو انہیں ملی ہے۔ ان کا ایک ہی فریضہ ہے کہ پاکستان میں قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات غیر جانبدارانہ پر امن ماحول میں کرائیں اور رخصت ہو جائیں۔ یہی نہیں خبروں کے مطابق ان کی بیگم صاحبہ جرمن نژاد امریکی ہیں اور وہ اسلام پر ایمان لا کر قادیانی ہو گئیں جو دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء کے مطابق حسب سابق پھر غیر مسلم ہو گئیں۔ نیز معین الدین قریشی صاحب کے پاس امریکن پاسپورٹ ہے جس کی وجہ سے عوام کے ذہن مزید پراگندہ ہو رہے ہیں۔ (جسارت کراچی ۱۷/اگست ۱۹۹۳ء ص ۳)

عدالت عظمیٰ کا لائق صد تحسین فیصلہ

سپریم کورٹ آف پاکستان نے ۱۴ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ (۵ جولائی ۱۹۹۳ء) کو "امتناع قادیانیت آرڈیننس" کے خلاف دائر متعدد اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے فیصلہ دیا ہے کہ آرڈیننس کی وجہ سے بنیادی انسانی حقوق کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ اس آرڈیننس کے تحت قادیانیوں کے لئے کلمہ طیبہ پڑھنے' اپنی عبادت گاہوں کو مسجد قرار دینے اور اپنے جسموں پر کلمہ طیبہ کا بیج آویزاں کرنا ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ جسٹس شفیع الرحمان کی سربراہی میں قائم سپریم کورٹ کے فل بینچ نے مقدمے کی سماعت کی' جس کے دیگر ارکان میں جسٹس عبدالقدیر چوہدری' جسٹس محمد افضل لون' جسٹس سلیم اختر اور جسٹس ولی محمد خان شامل تھے۔

قادیانیت اسلام کے خلاف ایک متوازی تحریک ہے۔ جسے ہندو پاک میں مسلمانوں کے روایتی دشمن نصاریٰ کی تائید و سرپرستی حاصل رہنے کی وجہ سے پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ علماء کرام' مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کے آغاز ہی سے اس کے کذب و افترا اور دجل و فریب کا پردہ چاک کرتے چلے آئے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد بد قسمتی سے بانی پاکستان جناب محمد علی جناح نے مشہور قادیانی ظفر اللہ آنجہانی کو وزیر خارجہ مقرر کر دیا تھا۔ جس نے اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھا کر پاکستانی سفارت خانوں کو کفر و ارتداد (قادیانیت) کی تبلیغ و فروغ کے لئے استعمال کیا۔ حکومت کے حساس عہدوں پر فائز اس شخص کی سازش کی وجہ سے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں نہایت شدت اختیار کر گئیں اور قادیانیوں نے بے خبر مسلمانوں کو اسلام' قرآن' پیغمبر' دین' سنت' حدیث' کعبہ' نماز و روزہ اور حج و زکوۃ کی خاص دینی و اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے دھوکہ اور فریب کے ساتھ قادیانیت کی دعوت شروع کر دی۔ غیور مسلمانوں کے لئے یہ صورتحال نہایت تکلیف دہ اور پریشان کن تھی چنانچہ ۱۹۵۳ء میں ایک ملک گیر تحریک میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ قادیانیوں اور ان کے غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے حکمرانوں نے اس معقول مطالبہ کو جبر کے ذریعہ کچلنے کا منصوبہ بنایا جو بظاہر کامیاب رہا۔ لیکن دس ہزار عاشقان رسول نے ناموس ختم نبوت پر جانیں دے کر ایسی بنیاد فراہم کر دی جس پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا عظیم الشان قلعہ تعمیر ہوا۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دے دیا گیا اور اس وقت کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ تاریخی فیصلہ کیا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں چنانچہ آئین میں اس کی تصریح کر دی گئی۔

اس کے بعد قادیانیوں نے حسب عادت حق و انصاف کو پس پشت ڈالتے ہوئے اس آئینی فیصلہ کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا اور مسلمانوں کو اعلانیہ یہ کہا کہ "ہم خدائی مسلمان ہیں اور تم سرکاری مسلمان ہو۔"

قادیانیوں نے غداری کا ارتکاب کرتے ہوئے اندرون و بیرون ملک آئین پاکستان کی تحقیر و تضحیک کا ایک سلسلہ شروع کر دیا اور عامۃ المسلمین کو فریب دینے کے لئے اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کا استعمال بدستور جاری رکھا۔ ملک کی دینی جماعتوں اور حقیقت آشنا مسلمانوں نے قادیانیوں کی اس روش کو جارحانہ قرار دیتے ہوئے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین میں غیر مسلم قرار دیئے جانے کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے انہیں اسلام کے نام اور اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے چنانچہ آئین کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے ۲۵ اپریل ۱۹۸۴ء کو "قانون امتناع قادیانیت" نافذ کیا گیا۔

جس کا منشاء قادیانیوں کو دجل و فریب سے روکنا اور مسلمانوں کو ان کے دھوکے سے بچانا تھا۔

۲۰ مارچ ۱۹۸۹ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے "امتناع قادیانیت آرڈیننس" کے تحت اور حکومت پنجاب کے ہوم سیکریٹری نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت قادیانیوں کے سو سالہ مذہبی جشن کے انعقاد پر پابندی لگا دی تھی اور قادیانیوں کو منع کردیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کرنے کے لئے لاؤڈ اسپیکر یا میگافون نہ لگائیں اس کے علاوہ نعرے بازی نہ کریں' بینسر اور پوسٹر بھی نہ لگائیں۔ اسی طرح قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کے بیج لگانے اور ان کے اذان دینے پر بھی پابندی عائد کردی گئی۔ چنانچہ قادیانیوں نے ۱۹۸۹ء سے "امتناع قادیانیت آرڈیننس" کے خلاف سپریم کورٹ میں متعدد اپلیں دائر کر رکھی تھیں کہ یہ آرڈیننس بنیادی حقوق سے متصادم ہے۔ الحمدللہ' ثم الحمدللہ' ثم الحمدللہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ نے اس مقدمہ کا فیصلہ قرآن و سنت کی تعلیمات حق و انصاف کے تقاضوں اور مسلمانوں کی غیرت و حمیت کے عین مطابق دے دیا ہے۔

۵۹ صفحات پر مشتمل یہ طویل فیصلہ محترم جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے لکھا۔ جسے ججوں کی اکثریت نے تسلیم کیا۔ فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں مخصوص الفاظ' ناموس اور صفات کے بیان اور مطالب کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے انڈین کمپنی ۱۱ کی شق ۲۰ کا حوالہ دیا جس کے تحت اس نام کے مطابق دوسری کمپنی کی رجسٹریشن نہیں ہو سکتی۔ فاضل جج نے کہا کہ قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال کرکے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اگر وہ مسلمانوں کو دھوکہ نہ دینا چاہتے تو وہ اپنی علیحدہ اصطلاحات اپنا سکتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے مذہب کی اپنی کوئی بنیاد نہیں اور نہ ہی یہ مذہب اپنی بنیاد پر پھل پھول سکتا ہے۔ دنیا میں بے شمار مذاہب موجود ہیں لیکن کسی نے بھی دوسرے مذاہب کی اصطلاحات کو نہیں اپنایا۔

اسلامی ریاست کا یہ حق ہے کہ وہ غیر مسلموں کو اسلامی شعائر کی آڑ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے سے روکنے کے لئے قانون سازی کرے۔

فاضل جج نے اپنے طویل فیصلہ میں قادیانیوں کے عقائد کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ جناب جسٹس عبدالقدیر نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ قادیانی اپنی رسومات' عبادت کے طریقے' عبادت گاہوں' کلمہ اور دیگر مذہبی فرائض کے لئے نام رکھ سکتے ہیں۔ ہندو' عیسائی اور سکھ مذاہب کے پیروکار اپنی تمام مذہبی رسومات اور عبادات کا جداگانہ طریقہ رکھتے ہیں اور وہ اپنے مذہبی تہوار مخصوص انداز اور پرامن طور پر مناتے ہیں جس سے امن و امان کا مسئلہ کبھی کھڑا نہیں ہوتا۔ اس لئے کوئی غیر مسلم' مسلمانوں کی ان اصطلاحات کو استعمال نہیں کرسکتا جو وہ گزشتہ چودہ سو سال سے اپنائے ہوئے ہیں۔ نہ ہی کوئی غیر مسلم' مسلمانوں کو یہ تاثر دے سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔

فاضل جج نے مزید لکھا کہ ساری دنیا میں مخصوص نام' ٹریڈ مارک سے مماثلت رکھنے والے نام استعمال کرنے کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح پاکستان میں بھی ایسا قانون موجود ہے کہ "قائد اعظم" کی اصطلاح کوئی شخص اپنے لئے استعمال نہیں کرسکتا اور اس قانون کو کبھی کسی طرف سے چیلنج نہیں کیا گیا۔ اس خطہ کے مسلمانوں کے لئے سب سے قیمتی چیز ایمان ہے اور وہ کسی ایسی حکومت کو برداشت نہیں کرسکتے جو ان کے ایمان کا تحفظ نہ کرسکے اور انہیں دھوکہ دہی سے نہ بچاسکے۔ قادیانیوں کی طرف سے بار بار مخصوص اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے پر اصرار اس امر کا غماز ہے کہ وہ مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

عدالت عظمیٰ کے اس فیصلہ پر مزید کچھ کہنے کی حاجت نہیں۔ شرعی قانون' آئین پاکستان اور عدالت کے اس فیصلہ کے بعد قادیانی صرف اس صورت میں پاکستان میں رہ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اسلام کے مقدس نام کو استعمال کرکے مسلمانوں کا مذاق نہ اڑائیں اور اسلامی شعائر کو استعمال کرکے عام مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔

اگر قادیانیوں کو یہ فیصلہ اور صورتحال قبول نہیں تو وہ بصد شوق دنیا کے کسی اور خطہ کو اپنا مسکن بنا سکتے ہیں۔ ان کے لئے برطانیہ' بھارت اور اسرائیل سمیت متعدد ممالک کے دروازے کھلے ہیں۔ جن کے ساتھ قادیانیوں کے بہت سے رشتے وابستہ ہیں۔

ہم عدالت عظمیٰ کے اس فیصلہ پر تمام جج صاحبان بالخصوص محترم جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری کو اپنے اور تمام مسلمانان پاکستان کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور ان کی دینی و ملی حمیت و غیرت اور ایمانی جرات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ ان کا یہ فیصلہ ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت کے اس فیصلہ کے بعد امید کی جانی چاہئے کہ قادیانی اب اپنی ہٹ دھرمی اور دجل و فریب کی دنیا سے نکل کر حقیقت پسندی کا ثبوت دیں گے اور اگر وہ اسلام جیسے دین حق کی طرف نہ لوٹے تو کم از کم پاکستان کی دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح پرامن اور پابند قانون رہ کر زندگی گزاریں گے۔

آخر میں ہم تمام دینی جماعتوں' ان کے کارکنان و قائدین اور اسلامی جرائد و رسائل کے ذمہ دار حضرات کی خدمت میں درخواست کریں گے کہ وہ اس تاریخی فیصلہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا اہتمام کریں۔ پاکستان کے ہر خواندہ و ناخواندہ شہری تک یہ آواز پہنچ جانی چاہئے کہ قادیانی سرگرمیاں اسلام' آئین پاکستان اور عدالت عظمیٰ کے فیصلہ کے خلاف بغاوت کا درجہ رکھتی ہیں۔ مسرت کے اس موقع پر ہم تمام علماء کرام' دینی کارکنان بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین و مبلغین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں جن کی مساعی جلیلہ کی بدولت یہ تاریخی فیصلہ وقوع میں آیا۔ اللھم لک الحمد و لک الشکر۔

(الخیر' ملتان)

مستحسن فیصلہ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیانی جماعت ایک اسلام دشمن جماعت ہے۔ اس کا اسلام دشمن ہونا اس کے مخصوص عقائد و نظریات سے واضح ہے۔ اس جماعت نے اسلام کے بنیادی عقائد توحید و رسالت اور ختم نبوت وغیرہ کو بری طرح پامال کیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانا ہے اور اس کی تعلیمات کو جزو ایمان بنایا ہے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات اس قدر گندی' گھناؤنی اور اسلام کش ہیں جس کی کوئی حد نہیں۔ مرزا نے اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کی توہین اور دیگر انبیاء کرام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی ہے' حیات عیسیٰ علیہ السلام سے انکار کیا ہے' کفار کے خلاف جہاد بالسیف کو حرام قرار دیا ہے'' اسلاف اور بزرگان دین کو برا بھلا کہا ہے' اپنے مخالفین کو غلیظ ترین گالیاں دی ہیں' اپنے نبی' مجدد اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

قادیانیوں کو ان کے مذموم اور مزعوم عقائد و نظریات کی بناء پر اسلامیان برصغیر کی متفقہ سو سالہ جدوجہد کے نتیجے میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر قومی اسمبلی آف پاکستان نے سابق وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے زمانہ میں

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹیٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

۱۹۷۴ء کے آئین میں دوسری ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔ پاکستان کے علاوہ دنیا کے کئی دیگر اسلامی ممالک میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اور ان کی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے۔

۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ اس ترمیم کے مقتضیات پر عمل کرتے ہوئے قانون سازی کی اور امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں کا نام مسجد اور اپنی عبادت کا نام نماز رکھنے اور اذان و کلمہ طیبہ کی اصطلاح استعمال کرنے سے منع کیا گیا تھا۔

اس آرڈیننس کو قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔ پانچ فاضل ججوں نے ایک ماہ کی مسلسل سماعت کے بعد ان کی رٹ کو خارج کر دیا۔ پھر قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت کے اپیل بنچ سپریم کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کی۔ ان دنوں وفاقی شرعی عدالت کے اپیل بنچ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب جسٹس محمد افضل ظلہ تھے جو بعد میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس بنے۔ ان کی سربراہی میں اپیل بنچ نے کیس کی سماعت کی۔ قادیانیوں نے اپنی اپیل واپس لے لی۔ اس واپسی کی درخواست پر جناب جسٹس افضل ظلہ نے ۴۲ صفحات پر مشتمل فیصلہ لکھا اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو برقرار رکھا۔ بعد میں قادیانیوں کی طرف سے پاکستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ میں آٹھ مختلف اپیلیں دائر کی گئیں۔ فروری ۱۹۹۳ء میں سپریم کورٹ کے پانچ فاضل جج حضرات پر مشتمل بنچ نے ہفتہ بھر ان کی سماعت کی۔ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان اس بنچ کے سربراہ تھے اور مسٹر جسٹس عبدالقدیر' مسٹر جسٹس ولی محمد' مسٹر جسٹس محمد افضل لون' مسٹر جسٹس سلیم اختر اس بنچ کے ارکان تھے۔ ان حضرات نے فروری میں ان اپیلوں کی سماعت کے بعد فیصلہ محفوظ رکھا' سنایا نہیں۔ ۳ جولائی ۱۹۹۳ء کو قادیانیوں کی پانچ اپیلوں کا فیصلہ سناتے ہوئے سپریم کورٹ نے انہیں مسترد کر دیا ہے اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ "امتناع قادیانیت آرڈیننس بنیادی حقوق کے خلاف نہیں۔"

۵ جولائی ۱۹۹۳ء کے روزنامہ پاکستان کی رپورٹ کے مطابق سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس جسٹس شفیع الرحمان نے اختلافی فیصلہ دیتے ہوئے' امتناع قادیانیت آرڈیننس کے کچھ حصوں کو بنیادی حقوق سے متصادم قرار دیا ہے جبکہ فل بنچ کے باقی چار ججوں نے کہا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس بنیادی حقوق سے متصادم نہیں۔

عدالت عظمیٰ کے اس فیصلہ کا مختلف دینی' مذہبی اور سیاسی تنظیموں نے خیر مقدم کرتے ہوئے اس کی تحسین کی ہے' ہم بھی اس پر صاد کرتے ہیں۔ واقعتاً "عدالت عظمیٰ کا یہ فیصلہ مبنی بر حق ہے کیونکہ قادیانی آئینی' اخلاقی اور مذہبی طور پر مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی طور پر مسلمانوں کے شعائر استعمال کرنے کے حق دار نہیں ہیں لہٰذا اس آرڈیننس سے ان کے بنیادی حقوق قطعاً" متاثر نہیں ہوتے۔ اس موقع پر ہم اہل حق کے مایہ ناز وکلاء جناب سید ریاض الحسن گیلانی صاحب اور جناب محمد اسماعیل قریشی صاحب کو ان کی ان مقدمات میں بے لوث خدمات پر خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم مسٹر جسٹس شفیع الرحمان کے اختلافی فیصلے کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ بالخصوص جبکہ باقی چار ججز میں سے ایک فاضل جج ریٹائر بھی ہو گئے ہیں کیونکہ ہمیں اس بات کا خدشہ ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے اس فیصلہ پر نظر ثانی کے لئے دائر ہونے والی اپیل میں کہیں اس فیصلے پر زد نہ پڑے۔ اس لئے ہم امت مسلمہ کو قبل از وقت اس خطرہ اور خدشہ کی نشاندہی کئے دیتے ہیں تاکہ وہ مرزائیوں کے ہر اقدام کی خبر رکھیں اور عدالت عظمیٰ کے فاضل ججز سے بھی اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ امت مسلمہ کے اجماعی عقیدہ کے خلاف کسی بھی قسم کا فیصلہ دینے سے گریز کریں۔

(انوار مدینہ' لاہور)

جھوٹی نبوت کے مدعی اور ان کے پیروکار واجب القتل ہوتے ہیں

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد پہلے خلیفہ راشد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمانوں کے اجماعی فیصلہ سے جھوٹی نبوت کے مدعی مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ مسلمانوں کے لشکر جرار نے کذاب اور اس کے تمام پیروکاروں کو جہنم رسید کیا۔ اس طرح امت میں یہ سنت راشدہ متعین ہو گئی کہ دجالوں اور کذابوں کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا چنانچہ گزشتہ ادوار میں مسلسل ایسا ہی ہوتا چلا آ رہا ہے۔

برصغیر میں انگریز سامراج کے تسلط کے دور میں ایک مرتبہ پھر مرزا غلام احمد کو امت میں انتشار پیدا کرنے کی خاطر کھڑا کیا گیا اور کفر کی پشت پناہی سے یہ فتنہ طاقتور بنتا گیا۔ مگر افسوس کہ علماء دین نے اس دجال و کذاب سے مناظرے اور مباہلے کئے' اس کے خلاف ڈھیر سارا لٹریچر تیار کر لیا اور اب تک اسی روش پر قائم ہیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے متعلق اسلام کی تعلیمات کے مطابق پہلے دن سے یہ فیصلہ کرنا چاہئے تھا کہ "ان کو جہاں پاؤ قتل کر دو۔" مرزا کے دعوئی نبوت کے بعد ان پر اس طرح فتویٰ صادر کیا جاتا جس طرح حالیہ دور میں سلمان رشدی کے خلاف واجب القتل ہونے کا فتویٰ صادر کیا گیا۔ تمام علماء نے اس کی تصدیق کی اور سب مسلمان اس پر آمادہ ہو گئے کہ جہاں رشدی ہاتھ آئے گا وہاں اس کو قتل کیا جائے گا۔ اب رشدی کفر کی کمین گاہوں میں چھپا رہتا ہے اور آئندہ رشدی جیسے ذلیل انسان پیدا ہونے کا امکان کم ہو گیا۔ اگر کفر چاہے بھی تو ہر انسان چند سکوں کی خاطر اپنی جان خطرے میں نہیں ڈال سکے گا۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے خلاف بھی واجب القتل ہونے کا فتویٰ صادر ہوتا تو یہ فتنہ اپنے ابتدائی ایام میں ہی ختم ہو جاتا۔

آج کا المیہ یہ ہے کہ اس فتنہ کی پرورش اور پرداخت پاکستان کی حکومت (جس کو خداداد مملکت اسلامیہ کہا جاتا ہے) نے کی۔ ظفر اللہ کو وزیر خارجہ بنایا گیا اور قادیانیوں کو ایک جگہ "ربوہ" پر بسایا گیا۔ مسلمانوں کے علماء نے ملک میں یہ مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دو' کئی سالوں کے بعد یہ مطالبہ منظور ہوا اور اب ان پر یہ پابندی عائد ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم نہ کہیں وغیرہ۔ مگر اس سے یہ مسئلہ ہرگز حل نہیں ہوا ان کی شرارتیں بدستور جاری ہیں۔ امت کو اب بھی یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ جھوٹی نبوت کے ماننے والے مرتد اور واجب القتل ہیں "ان کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر دو۔" حکومت پاکستان سے قانون منظور کروایا جائے کہ قادیانیوں کو اس ملک سے جلاوطن کر دیا جائے۔ کسی گستاخ رسول کے لئے اس ملک میں رہنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ امریکی اور اسرائیلی حلیف گروہ کو ارض پاک میں کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔ امت کے شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کو کھلی چھٹی دی جائے کہ وہ کسی قادیانی کو جہاں کہیں پائیں تو ان کو قتل کر دیں کیونکہ یہ مرتد اور واجب القتل ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ملک کے غدار اور عالمی کفر کے ایجنٹ اور آلہ کار بھی ہیں۔ مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے لئے اس طرح کا فیصلہ ہر مسلمان ملک میں کیا جائے'

ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنار اجیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۴۵۰۸۰

یہاں تک کہ یہ انسانیت دشمن گروہ کہیں کفر کی سرزمین میں جا کر آباد ہو اور کفار کے ساتھ ہی ان کا جینا اور مرنا ہو۔

گستاخان رسول کے لئے یہی فیصلہ درست ہے اور عدالت و انصاف کے مطابق اس کے علاوہ یہ فتنہ کبھی بھی اپنے منطقی انجام تک نہیں پہنچ پائے گا۔

(ماہنامہ الفجر کراچی اگست ۱۹۹۳ء)

نوٹ۔ معاصر عزیز نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں' واقعی مرزائی واجب القتل ہیں۔ اسی وجہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حکومت سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ ملک میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ (ادارہ ختم نبوت)

قادیانی ریشہ دوانیوں کا پس منظر ملت کیلئے لمحۂ فکریہ

تحریر۔ جناب قاضی محمد اسلم سیف صاحب

پاکستان کا باوا آدم ہی نرالا ہے' یہاں وہ اقلیت جو تین فیصد سے زیادہ نہیں ملت کی شہ رگ ان کے ہاتھوں میں تھما دی گئی ہے

یہ خبر یقیناً" قارئین کے مطالعہ میں آچکی ہوگی کہ بھارت میں عمومی طور پر مسلمانوں اور سکھوں کو فوج میں بھرتی نہیں کیا جارہا بلکہ فوج کی اہم پوسٹوں سے انہیں جبری ریٹائر کیا جارہا ہے جبکہ قیام پاکستان کے بعد بھارت کی آرمی' بحریہ اور فضائیہ میں تقریباً" چالیس فیصد سکھ شامل تھے اور فوج کی اہم پوسٹیں ان کے پاس تھیں حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ بھارت میں ایک کروڑ سے زائد تعداد پر مشتمل سکھ اقلیت ہیں۔ مشرقی پنجاب اور صوبہ ہریانہ کے نصف اضلاع میں سکھوں کی اکثریت ہے۔ ادھر بھارت میں مسلمان سب سے بڑی اقلیت ہے جو بقول سید عبداللہ شاہ بخاری ۲۰ کروڑ سے زائد تعداد رکھتی ہے۔ کشمیر مسلمان اکثریت کی ریاست ہے کیرالہ اور جنوبی ہند کے بعض صوبوں میں مسلمانوں کی قوت سے انکار نہیں ہوسکتا۔ اتر پردیش اور مدھیہ پردیش کے دیہات اور شہروں میں مسلمان بہت بڑی تعداد اور قوت رکھتے ہیں۔ بھارت میں بہت سی ایسی صنعتیں ہیں جن پر مسلمانوں کا قبضہ اور کنٹرول ہے لیکن اس کے باوجود ان کو نہ صرف ملٹری میں بھرتی ہی نہیں کیا جاتا بلکہ ان کو بڑی تیزی سے فوج سے نکالا جارہا ہے۔ اس کے برعکس پاکستان کا باوا آدم ہی نرالا ہے کہ یہاں وہ اقلیت جو تین فیصد سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ ملت کی شہ رگ ان کے ہاتھ میں تھما دی گئی ہے اور ملک میں جو تباہی و بربادی کے بادل منڈلا رہے ہیں ان میں ۹۹% حصہ انہی ملت فروشوں اور ملک کے غداروں کا ہے۔ ہماری اس سے مراد قادیانی اور ان کے تربیت یافتہ افسران ہیں۔

قادیانیت کی خشت اول

سر فضل حسین بٹالوی آل انڈیا مرکزی کونسل کے رکن تھے۔ ان کے فوت ہوجانے کے بعد انگریز بہادر نے بڑی چابکدستی سے مسلمانوں کے سینوں پر مونگ دلتے ہوئے مشہور زمانہ قادیانی چوہدری سر ظفراللہ خان آنجہانی کو اس کا ممبر نامزد کردیا۔ قیام پاکستان کے بعد انگریز کی ہوشیاری اور جناب محمد علی جناح کی مذہب سے ناواقفیت کی وجہ سے پاکستان کی ایک نہایت اہم وزارت پر سر ظفراللہ کو براجمان کردیا گیا یعنی سر ظفراللہ خان کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنادیا گیا اسی وقت سے ہماری خارجہ پالیسی غلط ہوگئی اور امریکہ اور برطانیہ کے محور کے اردگرد گھومنا شروع ہوگئی اور امریکہ اور برطانیہ کی اشیرباد سے روس اور سوشلسٹ ممالک کو خواہ مخواہ اپنا دشمن بنالیا۔ پاکستان کی جمہوری گاڑی کو لائن سے اتارنے میں ظفراللہ خان کا بہت بڑا دخل ہے یہ اس قدر پکا قادیانی ہے کہ بانی پاکستان کی وفات کے موقع پر یہ ان کے جنازے میں شامل نہیں ہوا کیونکہ تمام مرزائیوں کو مسلمانوں جنازے میں شرکت کرنے سے ان کے مذہبی راسپوٹینوں نے انہیں منع کر رکھا ہے۔ سر ظفراللہ خان سے بانی پاکستان کے جنازے میں شرکت کے لئے کہا گیا تو اس نے گول لپٹی رکھے بغیر یہ کہا کہ یا تو میں مسلمان حکومت کا کافر وزیر ہوں یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر۔ نہ کافر مسلمان کے جنازے میں شریک ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کے جنازے میں شرکت کرتا ہے۔ پاکستان کے بہی خواہوں اور ملت اسلامیہ کے مخلصین کی آنکھیں کھولنے کے لئے سر ظفراللہ خان کا یہ قول کافی تھا۔ لیکن کسی مسلم لیگی کو سر ظفراللہ خان کا نوٹس لینے کی توفیق حاصل نہ ہوئی۔ یہیں سے ملت کی بربادی پاکستان کی تباہی کی خشت اول رکھ دی گئی اور سر ظفراللہ خان نے اپنی وزارت خارجہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بے شمار قادیانی برخمبھروں کو پاکستان کے اہم اور حساس عہدوں پر فائز کیا اور سفارت کاروں کے پردے میں سکہ بند قادیانیوں کو دنیا بھر میں پھیلا دیا۔

سر ظفراللہ خان کی سازشیں

سر ظفراللہ خان نے اپنی وزارت خارجہ کو پاکستان کے مفاد کے لئے نہیں بلکہ قادیانیت کے فروغ کے لئے استعمال کیا اور خاندانی قادیانیوں کو بڑے لطیف اور سازشی انداز میں افسر بنایا۔ تعلیم' نشر و اشاعت' مالیات' داخلی و خارجی امور میں فوج کی تینوں قسموں کی اہم پوسٹوں پر قادیانیوں کو براجمان کیا۔

لیاقت علی خان کے سانحہ شہادت کے بعد ایک مفلوج اور شرابی انسان کو گورنر بنانے میں بھی سر ظفراللہ خان کی شاہ دماغی کو بڑا دخل تھا۔ پاکستان کی سیاسیات میں افسر شاہی کے مسلط کرنے میں سر ظفراللہ خان نے ایک بھرپور کردار ادا کیا۔ سر ظفراللہ خان نے مفلوج گورنر جنرل کے ذریعے ۱۹۵۴ء میں پاکستان کی اسمبلی تڑوائی اور مولوی تمیز الدین خان مرحوم کی اس کے خلاف دائر کردہ رٹ کو جسٹس منیر کے ذریعے ناکام کروایا اور سمجھ لیجئے کہ اسی وقت سے ہماری وفاقی اسمبلیاں چند بچے ہوئے سیاسی اپاہج مہروں کے رحم و کرم پر رہیں۔ اسکندر مرزا جو سراج الدولہ کے مشہور غدار مرشد آباد کے نواب خاندان کے غدار سربراہ میر جعفر کی اولاد میں سے تھا۔ اس کو ملٹری سے سول سروس میں لایا گیا اور پھر اپنی ذہنی سازشوں سے سول سروس کے شاہ دماغوں سے ملی بھگت کرکے اس کو وزارت داخلہ دی گئی۔ پھر یہ اپنے سازشی اور مکارانہ ذہن کے مطابق آگے بڑھتا گیا تا آنکہ یہ گورنر جنرل پاکستان بن گیا۔ اسی کے زمانہ میں ۱۹۵۶ء کا دستور بنا اور بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پہلے انتخابات کی تیاریاں شروع ہوگئیں۔ ۱۹۵۶ء کے دستور کے مطابق انتخابات میں اسے اپنی سیاسی موت نظر آئی چنانچہ اس نے پاکستان کی سیاست میں اتھل پتھل شروع کردی اور چار پانچ مہینوں میں چار پانچ وزارتیں بدلیں۔ سید حسین شہید سہروردی' چوہدری محمد علی' محمد علی بوگرہ' مسٹر

ابراہیم اسماعیل چندریگر، سر فیروز خان نون کو تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد وزارت عظمیٰ دینا اور لینا ان کے سازشی ذہن کا عکاس تھا۔ صدر غلام اسحاق خان کی طرح ون یونٹ اسمبلی میں مسلم لیگ کو سازش کے ذریعے شکست دینے اور ہارس ٹریڈنگ کی روشنی میں ری پبلکن پارٹی کو اقتدار بخشنے میں ان کی سازشوں کو ہی عمل دخل حاصل تھا۔

۱۹۵۶ء کے انتخابات کو سبوتاژ کرنے اور ملک پر مارشل لاء کی لعنتوں بلکہ نحوستوں کو مسلط کرنے میں ان کے خاندانی غدارانہ بھرپور کردار کا نتیجہ تھا۔ ایوب خان نے ملک کے دفاع کو مستحکم کرنے اور صنعتی اور زرعی ترقی دینے میں ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں لیکن جمہوریت کی تباہی میں اس نے بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور یہ سارا سیاسی عمل سر ظفر اللہ کی باقیات سیئات ہے۔

بین الاقوامی عدالت

سر ظفر اللہ خان اپنے محسنوں قادیانیت کے بہی خواہوں اور اسلام کے دشمنوں امریکہ اور برطانیہ کے ذریعے عالمی اور بین الاقوامی ہیگ کی عدالت پر براجمان ہوگیا اور وہاں بیٹھ کر قادیانیت کے فروغ اور پاکستان کی تباہی و بربادی کے لئے اس نے جو کردار ادا کیا وہ اسلامی تاریخ کا ایک ناپاک اور سیاہ باب ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ عالم اسلام کے مسلمان حکمرانوں نے سر ظفر اللہ خان کو نہ سمجھنے کی کوشش کی اور نہ ہی ان کے خطرات کو بھانپ سکے۔ ہم جیسے دیوانوں نے اس وقت بھی خطرے کی گھنٹی بجائی تھی لیکن نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ ہماری کیفیت تو قہر درویش برجان درویش کی سی تھی۔ سر ظفر اللہ خان نے اس منصب سے بھی ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں کو عالمی طور پر حساس مقامات پر فٹ کرنے کی مذموم سعی فرمائی۔ حیرت ہے کہ جنرل ضیاء الحق جیسے اسلام کے دعویدار اس غیر مسلم، اسلام دشمن، پاکستان دشمن کی بار بار عیادت فرماتے رہے۔

بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ

مرزا محمود اور قادیانی شاہ دماغوں اور پاکستانی قادیانی افسروں نے بلوچستان کو امریکہ اور برطانیہ کی اشیرباد سے قادیانی اسٹیٹ بنانا چاہا۔ اللہ بھلا کرے احرار لیڈروں کا جن کے زوردار تعاقب نے ان کے خواب کی تعبیر کو پریشان کردیا بلکہ قادیانیوں کی سازش کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ گیا۔ ۱۹۵۳ء کی زوردار تاریخی تحریک ختم نبوت انہیں قادیانیوں کے رد عمل کا جواب تھا۔ یہاں بھی قادیانیوں نے تحریک کو بندوق سے اتارنے میں بڑا جارحانہ اور سنگدلانہ کردار ادا کیا۔ جسٹس منیر جیسے بے بصیرت انسان نے اسے فسادات پنجاب کا نام دیا۔

پاکستان کی غلط اقتصادی منصوبہ بندی

پاکستان کی غلط اقتصادی منصوبہ بندی مشرقی اور مغربی پاکستان میں معاشی تفاوت کو فروغ دینے میں قادیانی شاہی گھرانے کے چشم و چراغ ایم ایم احمد نے بھرپور کردار ادا کیا۔ وزارت مالیات کی سب سے بڑی پوسٹ اس کے پاس تھی۔ معاشی، اقتصادی اور صنعتی منصوبہ بندی کی تسوید و ترتیب میں اس نے اسلام دشمنی اور پاکستان دشمنی کو پیش نظر رکھ کر ایسا انداز اختیار کیا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں اختلافات کا خلیج بڑھتا چلا گیا۔ اس کا ایک ہی مقصد تھا کہ پاکستان کے حصے بخرے ہوجائیں، افراتفری عام ہوجائے، پاکستان اقتصادی بدحالی، معاشی ناہمواری اور صنعتی ناکامی میں مفلوج ہو کر رہ جائے تاکہ قادیانی اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھ سکیں اور اپنی میتوں کو پوری آزادی سے قادیان میں دفنائیں۔ انہیں قادیانی سازشوں کے نتیجے میں سقوط ڈھاکہ کا سانحہ پیش ہوا۔ اس روز پوری ملت اسلامیہ پاکستانیہ خون کے آنسو رو رہی تھی اور قادیانیوں کے گھروں میں گھی کے چراغ جل رہے تھے۔

سیاسی انتقام

قادیانی منصوبہ بندی یہ تھی کہ اقتصادی، معاشی، صنعتی اور سیاسی اعتبار سے پاکستان میں شدید انتشار پیدا کیا جائے۔ پاکستان کی اقتصادیات کو تباہ کرنے میں ایم ایم احمد اپنا کردار ادا کرچکا تھا اور سیاسی لائن سے پاکستان کے حکمرانوں کو اتارنے میں ایم این فاروقی نے ملت دشمنی اور پاکستان دشمنی کا وہ کردار ادا کیا کہ ہم صدیوں تک اس کی درد کی ٹیس محسوس کرتے رہیں گے۔ ایوب خان، یحییٰ خان، ذوالفقار علی بھٹو اسی کے نتیجے میں برسراقتدار آئے اور ملک کی سیاسی افراتفری میں اپنا اپنا کردار ادا کرتے رہے۔ ایوب خان کا B.D نظام یحییٰ خان کا ون مین ون ووٹ اور ون یونٹ کی تباہی اور ذوالفقار علی بھٹو کا یہ کہنا کہ ادھر تم، ادھر ہم اسی قادیانی کا کیا دھرا ہے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت

ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس پر آنے والے نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کی سنگدلانہ پٹائی اور خون خرابہ سے مرزائیوں کی جارحیت کا اندازہ بخوبی لگ سکتا ہے۔ مرزائی کس قدر منہ زور، بے لگام اور جارحانہ عزائم رکھتے تھے۔ اس کو وہی حضرات جانتے ہیں۔ جنہوں نے مجروح، مضروب اور زخمی طالب علموں کو دیکھا تھا۔ اس کے رد عمل میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت جاری ہوئی جس میں ملت اسلامیہ کے تمام اعضاء جوارح، دینی اور قومی جماعتوں نے بالاتفاق اپنا اپنا کردار پیش کیا۔ جس سے کو قادیانیوں کو بالاتفاق غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا لیکن اس وقت کے حکمرانوں نے یہ کہہ کر اسے اپنا عظیم کارنامہ قرار دیا کہ میں نے ۹۰ سال کا مسئلہ حل کردیا ہے۔ لیکن اس کے تقاضے پورے نہ کئے جس کی وجہ سے قادیانی زخمی سانپ کی طرح سے مزید خطرناک ہوگئے اور پہلے سے زیادہ جارحیت شروع کردی۔ مردم شماری میں نہ حصہ لیا نہ ووٹ بنائے مثلاً "وفاقی اسمبلی کے فیصلے کو قادیانیوں نے تسلیم نہیں کیا۔

جنرل ضیاء الحق نے بھی قادیانیت کا آرڈیننس جاری کرکے اسے مزید بہتر نتائج خیز بنانا چاہا لیکن وہ بھی اس کے تقاضے پورے نہ کرسکے حالانکہ سب سے پہلی بات یہ تھی کہ ان کی مردم شماری ہوتی ان سے تمام کلیدی اسامیاں چھین لی جاتیں۔ حساس محکموں سے ان کو الگ کردیا جاتا۔ نشریاتی، مالیاتی، سائنسی اور تینوں فوجوں سے ان کو فی الفور خارج کیا جاتا۔ ان کی تعداد کے مطابق ان کو ملازمتیں دی جاتیں۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

سیاسی مفرور

ان کے مذہبی راسپوٹین اور سربراہ مرزا طاہر احمد پاکستان سے بھاگ کر اپنے آقایان ولی نعمت انگریز کے پاس انگلینڈ پہنچ گئے اور وہیں جاکر ڈینگیں مارنا شروع کیں لیکن ہماری حکومت اس سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ سیاسی مفرور کو واپس لایا جاتا ان پر بغاوت کا مقدمہ قائم کیا جاتا۔ قادیانیوں نے جنرل ضیاء الحق کی موت کے حادثہ کو قادیانی دشمنی قرار دیا ان کو بھی شامل تفتیش کیا جاتا۔ خصوصاً "مرزا طاہر کو اس میں ایک ملزم کی حیثیت سے پیش کیا جاتا لیکن اس ملک میں دن دیہاڑے درجنوں کے لحاظ سے علماء شہید کئے گئے۔ سب سے پہلے بھرے جلسے میں وزیراعظم کو گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ سابق وزیر گولیوں سے بھون ڈالے گئے لیکن آج تک ان کے قاتلوں کا سراغ نہیں ملا البتہ صرف ایرانی سفارت کار صادق گنجی کے قاتلوں کو گرفتار کیا گیا۔ مرزا طاہر سیاسی مفرور دنیا بھر کی

مفت مشورہ برائے خدمت خلق | دبلا پن | قد بڑھایئے
ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں۔ شفاء کی گارنٹی صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پچکے گال، دُبلے پتلے کمزور جسم کو مضبوط، خارش، طاقت ...
بھوک بدہضمی اپھارہ گیس کیل چھائیاں دائمی نزلہ بلغم کیرا دمہ اولاد سے محرومی پرانے دردوں کیلئے ٹینیز لڑکے لڑکیاں اپنا قد بڑھانے کیلئے ...
مخصوص امراض | پچکے گال | گنجا پن
بالوں کو لمبا نرم گھنا کالا کرنے گنجا پن سکری خشکی سے نجات کیلئے مٹاپے کی گرمی اعصابی کمزوری شوگر چھری مردانہ زنانہ پرانے امراض کیلئے ...
اور ٹکٹ کے مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔ فون دکان 680840 فون رہائش 680795
پتہ حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس گورنمنٹ آف پاکستان محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ ...

سازشی اسلام دشمن تحریکوں سے نہ صرف ساز باز رکھتا ہے بلکہ ان سے ان کی گاڑھی چھنتی ہے اس نے وہاں جگہ حاصل کرکے وہاں پر اپنے دفاتر بنائے ہیں اور اس کا نام اسلام آباد رکھا ہے۔ اب ان کے سالانہ جلسے قادیان بھارت میں ہوتے ہیں۔ بھارتی حکمرانوں نے قادیانیوں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے کے لئے ان کو آلہ کار بنا رکھا ہے اور ان کے لئے زرمبادلہ کی تجوریوں کے منہ کھول رکھے ہیں۔ اب اگر پاکستانی حکمرانوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں اور ان کو نوشتہ دیوار نظر نہیں آتا اور وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں کرتے تو ہمیں اپنی بدنصیبی پر خون کے آنسو رونا چاہئے۔

سندھو دیش کا فتنہ

آٹھ دس سال سے سندھ میں جو افراتفری جاری رہی۔ سندھیوں اور غیر سندھیوں میں جو شدید بغض پیدا کیا گیا ان کو ایک دوسرے کا جانی دشمن بنایا گیا جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان نے مسلمان بھائی کا گلا کاٹا اور جس بھونڈے انداز سے وطنیت کی آگ کو بھڑکایا گیا اور علاقائی عصبیت کو فروغ دیا گیا۔ سندھی پنجابی' سندھی سرحدی اور سندھی مہاجر کے فتنے کو جس طرح اچھالا گیا۔ یہ سب قادیانی شاہ دماغوں کا کیا دھرا ہے کیونکہ سندھ میں ڈیڑھ درجن کے قریب قادیانی آمر ہیں وہ پاکستان سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے فیصلے کا انتقام لے رہے ہیں۔ ہم اس وقت سے خطرے کی گھنٹی بجا رہے ہیں۔ ضیاء الحق سے لے کر غلام اسحاق تک ہر حکمران کے دور میں یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ قادیانیوں کو سندھو دیش کے مقدمے میں شامل کیا جائے اور اس کا پس منظر' پیش منظر اور تہ منظر بے نقاب ہو جائے گا اور اس کی کڑیاں کھل کر سامنے آجائیں گی لیکن کسی حکومت نے ہماری آواز پر کان نہیں دھرا۔

پاکستان ایٹمی ری ایکٹر

ذوالفقار علی بھٹو کے زمانے میں پاکستان ایٹمی ری ایکٹر قائم ہوا۔ جنرل ضیاء الحق نے اسے مزید فروغ دیا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر سے پہلے اس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی تھے۔ اس کی بعض مذموم حرکات اور ملت فروشی کے پیش نظر اپنی اور عوامی حلقوں میں خاصا اضطراب پیدا ہوا جس کی وجہ سے اس کو اس کے منصب سے سبکدوش کر دیا گیا اور ڈاکٹر عبدالقدیر اس کے ڈائریکٹر بنا دیئے گئے۔ اس نے امریکہ کے ہاں پاکستان کے ایٹم بم بنانے کی کامیاب مخبری کی۔ نتیجتاً" ۲ امریکی صدروں نے اس وقت سے پاکستان کے خلاف پابندیاں لگانے' مالی تعاون روکنے اور اسلحہ کے سودے منسوخ کرنے اور طیاروں کے فالتو پرزے دینے سے انکار کر دیا بلکہ ہمارے مقابلے میں بھارت جیسے ننھے سامراج کی ہمارے خلاف سرپرستی شروع کر دی۔ ضیاء الحق سے لے کر غلام اسحاق تک ذوالفقار علی بھٹو' محمد خان جونیجو' بے نظیر' غلام مصطفیٰ جتوئی' نواز شریف تک سب نے امریکہ بہادر کو یقین دلایا کہ ہمارا ایٹمی ری ایکٹر کوئی ایٹم بم نہیں بنا رہا بلکہ ہم اس کے ذریعے ایندھن کی قلت دور کرنا چاہتے ہیں لیکن سب کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی اور کسی نے ان کی کوئی بات نہ مانی کیونکہ یہ ایک قادیانی ڈاکٹر کی پکی مخبری تھی جس پر انہیں یقین تھا حیرت ہے کہ ضیاء الحق نے ایسے ملت دشمن اور پاکستان کے غدار کو ایک ایوارڈ سے نواز دیا۔

نو آزاد مسلمان ممالک

وسط ایشیاء کی چھ مسلم ریاستیں جو ۷۰ سال تک روس کے ماتحت رہی ہیں وہ آزاد ہو گئیں۔ امریکہ نے ان کو پاکستان اور مسلمان ممالک سے دور رکھنے کے لئے قادیانی دانشوروں' سائنس دانوں' انجینئروں اور مبلغوں کی ایک بہت بڑی تعداد وہاں پھیلانے کی کوشش کی۔ تاکہ وہ مسلمانوں سے مل کر ملت واحدہ نہ بن سکے اور سیاسی اور اقتصادی طور پر امریکہ کے لئے چیلنج نہ بن سکے۔ ہم مدت سے یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ قادیانی کوئی مذہبی جماعت نہیں بلکہ اسے انگریز کی سیاسی مصلحتوں نے جنم دیا تھا اور یہ اسلام دشمن اور پاکستان دشمن قوتوں کا ایک ٹولہ ہے۔ جس نے مذہبی سوانگ رچا کر مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ اب وہ امریکی گماشتے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ مسلمان حکمرانوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے بلکہ ان مذہبی بہروپیوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچانا چاہئے۔

قادیانی پیشہ نبی کی آڑ میں شکار کھیلنے کے عادی ہیں۔ پنجاب کے ایک سکے بند خاندانی چشم و چراغ مسلم لیگ کا لبادہ اوڑھ کر تین مرتبہ پنجاب اسمبلی کے اسپیکر بنے۔ مسلم لیگ کیونکہ کوئی سیاسی جماعت نہیں بلکہ ایک سیاسی بلے غلے کا نام مسلم لیگ ہے یہ مسلم سے زیادہ موسم لیگ ہے مسلم لیگ نام اسلام کا لیتی ہے دم امریکہ کا بھرتی ہے۔ نظام انگریز کا درآمد کرتی ہے جھوٹ اور نفاق کا شکار ہے۔ قیام پاکستان پر بلا شرکت غیرے پاکستان کی حکمران بنی لیکن اس کے دور حکومت میں اسلام کے نفاذ کے بجائے یہ نفاق کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ دین کا مذاق اڑانا اور علماء پر پھبتیاں کسنا بوقت ضرورت سیاسی جھوٹ بولنا۔ باشندگان ملک سے جھوٹے وعدے کرنا۔ سادہ لوح لوگوں کو ورغلانا دیندار لوگوں سے نفرت کرنا۔ دینی اقدار سے بیزاری کا اظہار کرنا۔ شراب' سود ایسے غیر اسلامی امور کا دفاع کرنا اور ان کو فروغ دینا یہ ان کا سرمایہ حیات ہے۔

اہل وطن کے لئے لمحہ فکریہ

قادیانیوں کی مار دھاڑ' قتل و خون ریزی' غصب و نہب کی پالیسی قادیان میں پورے زوروں پر تھیں۔ قادیان کے آس پاس کے مسلم دیہات ان کی چیرہ دستیوں اور ان کے جبر و تشدد سے ہمیشہ خوف زدہ رہے۔ ان کی یہی پالیسی ربوہ میں بھی جاری ہے اسی کے نتیجہ میں ۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کو مضروب و مجروح کیا گیا لیکن اب ہمارا روئے سخن ان کی پالیسی سے قطع نظر ان کی ان پالیسیوں سے ہے جو پاکستان کو کسی بھی وقت تباہ کر سکتی ہیں اور موجودہ حالات میں کسی طوفان کا پیش خیمہ ہیں۔ قادیانی جرنیل عبدالعلی ملک' اختر ملک' چھمب' جوڑیاں میں اگر غداری نہ کرتے تو اکھنور اور جموں پر ہمارا قبضہ ہو جاتا۔ یہی اختر ملک ترکی میں فوت ہوا۔ اس کی وصیت کے مطابق اسے ربوہ میں دفن کیا گیا۔ اب بھی بعض محرمان راز اور واقفان حال سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان فوج میں چھ قادیانی جرنیل ہیں۔ کیپٹن' میجر' بریگیڈیئر اور کرنل کے رینک کے افسران نامعلوم کتنی تعداد میں ہیں۔ خوف اور جرات کی یہ بات ہے کہ قادیانیوں کی وفاداریاں پاکستان سے زیادہ بیرون ملک سے وابستہ ہیں۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ چھ سات ملکوں میں پاکستانی سفارتکار کے عہدوں پر قادیانی فائز ہیں۔ مختلف محکموں میں ان کے پاس کلیدی اسامیاں ہیں۔ ان کے لمبے ہاتھوں کا یہ عالم ہے کہ ایک غیرت مند مسلم خاتون مس ناہید جہاں لودھی جو کوئین مری کالج میں سائنس کی پروفیسر تھیں۔ اپنی غیرت ایمانی کی وجہ سے قادیانیوں کے ہاتھوں گھائل ہو گئیں اور انہیں جبراً" ریٹائرمنٹ دے دی گئی۔ ہمارے حکمران تو اپنے اقتدار اور کرسیوں کی جنگ میں مبتلا ہیں ان کی سیاسی اکھاڑ پچھاڑ زوروں پر ہے ان کی سیاسی دھینگا مشتی اور دھول دھپہ میں سبقت لے جانے کی سعی مذموم میں مصروف ہیں۔ ملت کے بہی خواہوں اسلام کے علمبرداروں دین کے حامیوں دینی اور مذہبی جماعتوں کے پیروکاروں وطن کے مخلص ہمدردوں کے لئے۔ قادیانیت کی آکاس بیل نہ صرف خطرہ کی گھنٹی بلکہ لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مستقل اور عارضی حکمرانوں سے بھی اور سیاسی جماعتوں سے یہ پرزور مطالبہ ہے کہ قادیانی افسروں کو فوج سے فارغ کر دیا جائے اور آئندہ فوجی بھرتی میں قادیانیت کے لئے مستقل پابندی لگا دی جائے۔ دینی جماعتوں سے بھی ہم یہی عرض کریں گے کہ آپ بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ بھارت جو ایشیاء میں جمہوریت کا چیمپئن بنا پھرتا ہے وہ مسلمانوں اور سکھوں کو فوج سے نکال رہا ہے۔ یہ ۲ فیصد غیر مسلم ہماری کلیدی اسامیوں پر براجمان کیوں ہیں؟ ہمارے حساس محکمے ان کے سپرد ہیں۔

اٹھو وگرنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

نوٹ:۔ مضمون نگار نے قادیانیوں کو ۲ فی صد لکھا ہے۔ قادیانی گزشتہ مردم شماری کے مطابق صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لگ بھگ ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دفعہ حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ذکر فرمایا اور اس کی خوبی اور وسعت بیان کی۔ ایک صحابی جو مجلس میں حاضر تھے۔ بے تابانہ بولے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ جنت کس کو ملے گی۔ فرمایا جس نے خوش کلامی کی' بھوکوں کو کھانا کھلایا۔ اکثر روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھی جب دنیا سوتی ہو۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سچائی کو لازم پکڑو اور ہمیشہ سچ بولو کیونکہ سچ بولنا نیکی کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جب ہمیشہ سچ ہی بولتا ہے اور سچائی ہی کو اختیار کرلیتا ہے تو وہ مقام صدیقیت تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ کے یہاں صدیقین میں لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہو کیونکہ جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو بدکاری کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور بدکاری اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہوجاتا ہے اور جھوٹ کو اختیار کرلیتا ہے تو انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے یہاں کذابین میں لکھ لیا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری)

عبدالرحمان بن ابی قرادؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وضو کیا تو آپ کے صحابہ وضو کا پانی لے کر اپنے چہروں اور جسموں پر ملنے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ "تم کو کیا چیز اس فعل پر آمادہ کرتی ہے کہ کون سا جذبہ تم سے یہ کام کراتا ہے؟" انہوں نے عرض کیا "اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت!" ان کا یہ جواب سن کر آپ نے فرمایا "جس شخص کی یہ خوشی ہو اور وہ یہ چاہے کہ اس کو اللہ اور رسول سے حقیقی محبت ہو یا یہ کہ اللہ اور رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب وہ بات کرے تو ہمیشہ سچ بولے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو ادائی خیانت کے بغیر اس کو ادا کرے اور جس کے پڑوس میں اس کا رہنا ہو اس کے ساتھ بہتر سلوک کرے۔"

(معارف الحدیث)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن برسر منبر ارشاد فرمایا کہ لوگو فروتنی و خاکساری اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس نے اللہ کے لئے (یعنی اللہ کا حکم سمجھ کر اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے) خاکساری کا رویہ اختیار کیا (اور بندگان خدا کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اونچا کرنے کی بجائے نیچا رکھنے کی کوشش کی) تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوگا لیکن عام بندگان خدا کی نگاہوں میں اونچا ہوگا اور جو کوئی تکبر اور بڑائی کا رویہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو نیچے گرا دے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ عام لوگوں کی نگاہ میں بھی گر جائے گا۔)

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدھم کے اصلاحی بیانات

و مجالس ذکر کے پروگرام

شیخ طریقت قدوۃ العلماء حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم خلیفہ ارشد قطب الارشاد حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ و خلیفہ مجاز عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی نور اللہ مرقدہ اور نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجالس ذکر و اصلاحی بیانات کے پروگرام حسب ذیل ہیں۔

ہفتہ وار مجالس

(۱) ہر جمعہ کو بعد نماز عصر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش کراچی۔

(۲) ہر پیر کو بعد نماز عصر مدرسہ معارف العلوم پاپوشنگر چاندنی چوک ناظم آباد نمبر۵ (شاخ جامعہ علوم اسلامیہ)

(۳) ہر جمعرات کو بعد نماز عصر جامع مسجد فلاح دستگیر ایف بی ایریا بلاک ۱۴ نصیر آباد اسٹاپ۔

ماہانہ مجالس

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز عصر بر مکان حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی قدس سرہ (مکان ای ۶۵ بلاک ایف نارتھ ناظم آباد)

(۲) ہر انگریزی ماہ کے پہلے ہفتہ کو بعد نماز عصر جامع مسجد حنفیہ جناح اسکوائر ملیر کراچی۔

(۳) ہر انگریزی ماہ کے دوسرے ہفتہ کو بعد نماز عصر جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد کراچی۔

(۴) ہر انگریزی ماہ کے تیسرے ہفتہ کو بعد نماز عصر جامع مسجد مریم علامہ اقبال روڈ منظور کالونی کراچی۔

(۵) ہر انگریزی ماہ کے چوتھے ہفتہ کو بعد نماز عصر جامعہ عثمانیہ معین آباد لانڈھی کراچی۔

(۶) ہر انگریزی ماہ کے پہلے بدھ کو بعد نماز عصر جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا کراچی۔

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے عملی تعاون کی اپیل

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں مسلمانوں کی علمی و روحانی حیثیت کی بحالی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پاکستان کے درج ذیل عظیم منصوبوں میں عملی حصہ لے کر اس خطہ مقدسہ کو دوبارہ علمی و روحانی گہوارہ بنائیے۔

- لاکھوں قرآن مجید کی اشاعت اور گھر گھر فراہمی۔
- ہزاروں طلباء کو پاکستان لا کر علم دین کے زیور سے آراستہ کر کے علماء و راسخین بنانا تاکہ وہ ان ریاستوں میں علمی مراکز قائم کر کے لوگوں کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔
- علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کو پاکستان کے دینی مراکز میں تربیت دینا تاکہ دینی تعلیم کا ابتدائی کام شروع کیا جائے۔
- زیادہ سے زیادہ تبلیغی جماعتوں کو ان ریاستوں میں بھیجنا تاکہ لوگوں کو نماز' روزہ اور علوم دین کے ضروری احکام سے آگاہ کر سکیں۔
- بڑے بڑے دینی مدارس اور چھوٹے چھوٹے قرآن مجید کے مکاتب اور جگہ جگہ مساجد قائم کرنا تاکہ یہ خطہ دوبارہ اپنی علمی بلندی تک پہنچ سکے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مندرجہ بالا منصوبے آپ کی توجہ اور تعاون سے پورے ہو سکتے ہیں۔ اشاعت قرآن مہم کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان پروگراموں کو کامیاب بنائیں تاکہ یہ مراکز باطل فرقوں خصوصاً" قادیانیوں کی شر انگیزیوں اور ارتداد کے فتنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اپنی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم ———— امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی زید مجدھم ———— نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب زید مجدھم ———— جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

مصوّرِ پاکستان علامہ اقبال کا انتباہ

مصوّرِ پاکستان علامہ اقبال نے فرمایا

قادیانی بیک وقت اسلام اور وطن کے غدار ہیں

مصور پاکستان کا یہ فرمان ملک و ملت کیلئے ایک بہت بڑا انتباہ تھا چنانچہ کھلی آنکھوں نظر آتا ہے کہ اس ملک و ملت کے غدار اور تخریب کار ٹولے نے کس طرح اسلام اور وطن کی جڑیں کھوکھلی کرنا اپنا اولین مشن بنالیا اور عیاری ومکاری سے ملک کے اہم ترین عہدوں پر فائز ہو کر ملک و ملت کو قادیانیت کے جال میں پھنسانے کی کوشش کررہے ہیں کہ آج تقریباً پچاس سال کی طویل مدت میں بھی پاکستان اپنی مذہبی اور سیاسی ساکھ قائم نہ کر سکا' اس سازشی ٹولے کی ریشہ دوانیوں نے پاکستان کو ساری دنیا کی نگاہ میں ذلیل کیا' اب نئے انتخابات سر پر ہیں' اس سازشی قادیانی ٹولہ کے افراد مختلف سیاسی' پارٹیوں کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کی کوشش کریں گے' لہٰذا تمام امت مسلمہ سے گزارش ہے کہ اس سازشی ٹولے کے خلاف متحد ہو کر کڑی نظر رکھیں کہ کوئی قادیانی تو کسی سیٹ پر الیکشن نہیں لڑ رہا اسکی فوری اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی دفتر کو دیں اور اس کے خلاف بھرپور کوشش کریں گے اور یہ عہد کرلیں کہ کسی قادیانی کو کسی سیٹ پر کامیاب نہیں ہونے دیں گے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸